

نصاب فارسی

حصہ دوم

برائے درجہ ہفتم

مؤلفہ

مولانا سید سبط الحسن صاحب فیاض

سابق لیکچرار فارسی وار دو۔ ایونگ کر سچین کالج جمال آباد

پبلشرز

نند کشور اینڈ برادر س۔ بنارس

نصاب فارسی

حصہ دوم

اینگلو ورنائیو لرننگس کے درجہ ہشتم کے لئے

مولفہ

مولانا سید سبط الحسن صاحب۔ فضل ادب

سابق لیکچرار فارسی وارڈو۔ ایوننگ کرسچین کالج مالہ آباد

پبلشرز

نند کشور اینڈ برادرز۔ بنارس

قیمت
۱۰

۱۹۳۳ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE16410

باسمہ سبحانہ

ویساچہ

ایک عرصہ سے میرا ارادہ تھا کہ اینگلو ورنائی کولر مدارس کے لئے فارسی کا نصاب استقرانی طرز تعلیم کے بموجب تیار کروں مگر بوجہ چند یہ ارادہ درجہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا اب اس کی تکمیل ہندوستان براڈرز کی تحریک سے ہوئی اور موجودہ انتخاب کو ٹکسٹ بک کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کا موقع ملا اس کتاب کے دو حصے ہیں حصہ اول ساتویں درجہ کے لئے ہے اور حصہ دوم آٹھویں درجہ کے لئے۔ دونوں حصوں کے خصوصیات حسب ذیل ہیں :-

۱۔ یہ کتاب انگریزی کتب درسیہ کے نمونہ پر تیار کی گئی ہے۔ اس لئے دیگر درجہ کتب درسی پر فوقیت رکھتی ہے۔

۲۔ اینگلو ورنائی کولر مدارس میں ساتویں درجہ سے فارسی کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور یہ مضمون چونکہ طلباء کے لئے بالکل نیا ہے اس لئے انکی استعداد کا لحاظ رکھ کر ابتدائی اسباق ایسے دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں جن سے طلباء کی طبیعت اس مضمون کی طرف راغب ہو۔

ب

۳۔ اس انتخاب میں قدیم مصنفین و شعرا کے علاوہ جدید مستند اہل زبان شعر اور مصنفین کے کلام کا بھی انتخاب ہے تاکہ طلباء کو جدید فارسی کے سیکھنے کا بھی موقع مل سکے۔

۴۔ سبقوں کی ترتیب میں سہمی تدریج کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے یعنی ابتدا میں آسان ہیں اور پھر تدریجاً مشکل مضامین کے انتخاب میں اس امر کا خاص طور سے لحاظ رکھا گیا ہے کہ کتاب ختم کرنے کے بعد طلباء میں اونچے درجوں کی کتاب سمجھنے کی صلاحیت اور استعداد پیدا ہو جائے۔

۵۔ اسباق اس طرح سے مرتب کئے گئے ہیں کہ قواعد فارسی کے ضروری اصول و گردان وغیرہ بغیر تعلیم قواعد ٹکسٹ بک کے ساتھ ہی ساتھ سمجھ میں آتے جائیں اور ہر قسم کے افعال کا فرق اور استعمال ذہن نشیں ہو جائے۔

۶۔ نثر کے اسباق حکایات، نصائح، آداب و اخلاق، تذکرات تاریخی معلومات دیگر مفید امور پر مشتمل ہیں جس میں فارسی قدیم اور جدید دونوں کا انتخاب ہے۔

۷۔ نظمیں قدیم اور جدید دونوں رنگ کی ہیں جو اخلاقی اور تاریخی مضامین پر

شامل ہیں۔

۸۔ ہر سبق کے بعد مشق کے لئے سوالات دے گئے ہیں جن کے حل کرانے سے نہ صرف طلباء کی قابلیت ہی کا اندازہ ہو سکے گا بلکہ اصل سبق اور زیادہ واضح ہو جائیگا۔

۹۔ علم النفس کے اس اہم اصول کی بنا پر کہ ”محسب باتیں توجہ کو اپنی جانب

پورا پورا مائل کرتی ہیں اور اسی لئے وہ حافظ پر مستقل طور پر ثبت ہو جاتی ہیں۔ اس کتاب میں کوئی سبق ایسا نہیں رکھا گیا جو دلچسپی سے خالی ہو۔

۱۰۔ لُصَابِ فارسی حصہ اول کے تین حصے ہیں پہلے حصہ میں مفرد حروف اور روزمرہ کے ضروری چھوٹے چھوٹے جملے ہیں جو قواعد و افعال کے سیکھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ دوسرے حصہ میں متفرق جملے و مرکبات اور بیانات ہیں جن میں روزمرہ کی ضروریات کا ذکر ہے اس حصہ سے طالب علم کو فارسی میں گفتگو کرنے کی کافی مشق ہو سکتی ہے۔ تیسرے حصہ میں ضرب الامثال، لُصَاخ و لطائف، حکایات اور نظمیں ہیں اس حصہ میں جدید فارسی کا کافی مواد ہے۔

۱۱۔ لُصَابِ فارسی حصہ دوم کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ نثر کا ہے جس میں قدیم و جدید مصنفین کی کتب کا انتخاب ہے دوسرا حصہ نظم کا ہے اس میں بھی قدیم اور جدید شعرا کے کلام کا انتخاب ہے دونوں حصوں میں اخلاقی و تاریخی مضامین کا کافی مواد ہے۔

۱۲۔ کتاب کی کتابت و طباعت و کاغذ سرشتہ لتیم کے مقرر قواعد کے مطابق ہے۔ اس کے علاوہ طلباء کی دلچسپی اور فائدہ کے لئے متعدد تصویریں بھی دی گئی ہیں جو کتاب کی باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری حسن میں چار چاند لگا رہی ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ فارسی داں حضرات اس کتاب میں دلچسپی
 لے کر مجھ کو امتنان و تشکر کا موقع دیں گے۔
 ”ممکن ہے کہ میری یہ خدمت طلباء کے لئے مفید ثابت ہو۔“

احقر الزمن
 سید سبط الحسن

۱۵۶۔ چک الہ آباد

فہرست مضامین نصاب فارسی حصہ دوم

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
	انتخاب از گلستان سعدی	۱۲	۱۳	حکایت عالیہ بسیار ظالم	۱۳
	در سیرت بادشاہان ..		۱۴	۲۔ در اخلاق درویشان	۱۴
۱	حکایت یکے از ملوک خراسان	۱	۱۵	حکایت پارسا ..	۱۵
۲	حکایت سر مہنگ زادہ ..	۲	۱۵	حکایت درویش ..	۱۵
۳	حکایت یکے از ملوک عجم ..	۳	۱۶	حکایت دزدے و زایدے	۱۶
۴	حکایت بادشاہ کہ با غلام جمعی	۵		حکایت زایدے مہمان	
	در کشتی نشسته بود ..		۱۶	بادشاہ ..	۱۶
۵	حکایت دیگر یکے از ملوک عجم	۶		حکایت سعدی بہنگام	
۶	حکایت ہر مرز ..	۷	۱۸	طفولیت ..	۱۸
۷	حکایت حجاج بن یوسف	۷	۱۹	حکایت پارسا ..	۱۹
۸	حکایت پارسائے نیک نہاد	۸		۳۔ در فضیلت تعہت	
۹	حکایت درویش مبذر	۹	۲۰	حکایت دو امیر زادہ	۲۰
۱۰	حکایت بادشاہ کہ لشکر را		۲۰	حکایت درویش قانع	۲۰
	با سختی داشتہ ..	۱۰	۲۱	حکایت طبیب حافظ	۲۱
۱۱	حکایت وزیر معزول شدہ	۱۱	۲۲	حکایت بقالی ..	۲۲
۱۲	حکایت ملک زادہ ..	۱۲	۲۲	حکایت جوانمرد ..	۲۲
۱۳	حکایت نو شیروان عادل	۱۳	۲۳	حکایت عالم ..	۲۳

نمبر	مضامین	صفحه	نمبر	مضامین	صفحه
۷	حکایت درویش	۲۲	۱۲	حکایت گاؤ	۲۶
۸	حکایت حاتم طائی	۲۲		انتخاب از عیار دانش	
	۴- در آداب صحبت			فوائد یکدل بودن بادوشن	
۳۸-۱	حکم و اقوال و پند های خوب	۲۵-۲۵	۱	حکایت مطبوعه وزیرک	۴۰-۴۰
	انتخاب ز بهارستان جامی			انتخاب از رقعات عالمگیری	
	روضه هشتم در حکایات		۸-۱	رقعات	۶۲-۶۱
۱	حکایت روباه	۳۶		انتخاب از تاریخ زینت الزمان	
۲	حکایت کثردم	۳۶		مرزا محمد شیرازی	
۳	حکایت موش	۳۸		ذکر بادشاهی فردوس مکانی	
۴	حکایت روباه	۳۹	۱	نظیرالدین محمد بابر بادشاه	۶۸-۶۵
۵	حکایت روباه دیگر	۴۰		ذکر سلطنت جنت مکانی	
۶	حکایت شتر	۴۱	۲	نورالدین جهانگیر بادشاه	۸۱-۶۹
۷	حکایت سگ	۴۲		انتخاب از کتب	
۸	حکایت کبوتر	۴۲		جدیده ایران	
۹	حکایت کبختک	۴۳		مکالمات	
۱۰	حکایت سگ	۴۴		تعلیمات در نیه	۸۵-۸۲
۱۱	حکایت روباه بچه	۴۵		تاریخ	۹۱-۸۵
۱۲	حکایت زنبور	۴۵	۱		
۱۳	حکایت مور	۴۶	۲		

نمبر	مضامین	صفحه	نمبر	مضامین	صفحه
۱۱-۱۲	حکایت در اخلاق پیغمبران	۱۱		انتخاب از روضه حکم	
۱۳-۱۲	گفتار اندر احسان یار مردم	۱۲		محمود طرزی	
	نیک و بد		۹۴-۹۲	تراپان چه بود و چه شد	۱
۱۴-۱۳	حکایت پدر مسک و پسر	۱۳		حصه نظم	
	جوانمرد			انتخاب از بوستان سعادی	
۱۵-۱۴	حکایت اندر راحت	۱۴			
	رسانیدن همسایگان				
۱۸	حکایت	۱۵	۲-۱	دیا چه	۱
۱۴	حکایت	۱۶		در عدل درای و تدبیر	۲
	حکایت در معنی احسان		۳-۲	جهان داری	
۱۶-۱۴	با خلق خدا	۱۷	۴-۳	حکایت	۳
۱۸-۱۶	حکایت	۱۸	۵	حکایت	۴
۱۹-۱۸	گفتار اندر جوانمردی و شکره آن	۱۹	۶-۵	حکایت	۵
	حکایت در معنی جمید کردن		۸-۷	گفتار	۶
۱۹	دلها با احسان	۲۰	۸	در معنی نیکوکاری و بدکاری	۷
	حکایت دختر حاتم			و عاقبت آن	۸
۲۰-۱۹	در روزگار پیغمبر	۲۱	۱۰-۹	حکایت	۸
	حکایت در راز آدم و دی حاتم			گفتار اندر نواختن بیتیمان	
۲۱-۲۰	و ذکر پادشاه اسلام	۲۲	۱۱-۱۰	و رحمت رحالت ایشان	۹
			۱۱	حکایت در شکره نیکوکاری	۱۰

نمبر	مضامین	صفحه	نمبر	مضامین	صفحه
۲۳	حکایت در حکم پادشاهان	۲۲-۲۱	۱	انتخاب از مشنوی محولاناروم	
۲۲	حکایت توانگر سفره دوروش	۲۲-۲۲	۱	اخلاص عمل	۳۰-۳۹
	صاحب دل			انتخاب از مشنوی تحفه الاحرار	
۲۵	گفتار اندر دلدارای غلغله	۲۳		ملاعبد الرحمن جامی	
	تأبرسد بابل دله			محویت	۴۰
۲۶	گفتار اندر نظم در صنع باری تعالی	۲۳-۲۲	۱	انتخاب از منظومات	
۲۷	گفتار اندر غنیت شمران قوت	۲۵-۲۴		جدیده ایران	
	جوانی پیش از ضعف پیری			تشویق علم	۴۲-۴۱
	انتخاب از شاهنامه فردوسی			حسن اخلاق	۴۲-۴۲
۱	نبرد رستم با سهراب	۲۷-۲۶	۱	سه برادر	۴۳
۲	کشتی گرفتار رستم و سهراب دریایی	۲۸-۲۷	۲	ترانه وطن	۴۴
	یا فتن رستم از دیو بچاره		۳	آفتاب عالم تاب	۴۵
۳	کشته شدن سهراب بدست رستم	۳۵-۳۴	۴	رباعیات	
	انتخاب از کلیات شیخ علی حنین		۵	شیخ علی حنین لطیفی	۴۶
	در صفت مملکت بهشت نشان			امامی خلجانی - مبتین - سیدی	۴۷
۱	ایران	۳۷-۳۶		رباعیات عمر خیام	۴۸
۲	در توصیف دار السلطنه اصفهان	۳۸-۳۷	۵-۱		
۳	در صفت خاموشی	۳۹-۳۸	۳-۱		



سجلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب از گلستان سعدی

۱۔ در سیرت بادشاهان

۱۔ حکایت۔ یکے از ملوک خراسان سلطان محمود
سبکدین را بخواب دید کہ جملہ وجود اور بخت بود
و خاک شدہ۔ مگر چشمانش کہ همچنان در چشم خانہ ہی
گردید و نظر می کرد۔ سائر حکما از تاویل آن فردمانند
مگر در ویستہ کہ بجا آورد و گفت۔ هنوز نگران ست
کہ ملکش بادگران ست

بس نامور بر زیر زمین دفن کردہ
آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک
زندہ است نام فرخ نوشیروان بخت
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار
کز ہستیش بروے زمین بر نشان ماند
خاکش چنان بخور و کز و استخوان ماند
گر چہ بے گذشت کہ نوشیروان نماید
زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماید

۲۔ حکایت - سرہنگ زاده را دیدم بر در سراپ
اغلبش کہ عقل و کیا ست و فہم و فراست زاید الوصف داشت
ہم از عمدی خردی آثار بزرگی در ناصیہ او پیدا -

فرد

بالاے سرش ز ہوشمندی سے تافت ستارہ بلندی
فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و کمال معنی
داشت و خرد منہاں گفتہ اند توانگری بہ دل ست نہ بہ
مال و بزرگی بہ عقل است نہ بسال ایناے جنس او بر
منصب او حسد بردند و بہ خیانتے شتم کردند و در
کشتن او سعی بے فائدہ نمودند - رع
و دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

ملک پر سید کہ موجب خصمی ایشان در حق تو حبیب
گفت و در سایہ دولت خداوندی دام ملک ہنگنان را راضی
کردم مگر حسود کہ راضی نمی شوند الا بہ زوال نفیت
سن - و اقبال دولت خداوندی باقی باد -

قطرہ

توانم این کہ نیازم اندرون کیے حسود را چہ کنم کہ خود بہ بیخ و رست
بمیرتا رہی اے حسود کیے رنجست کہ از شقیات آن جز بزرگ نتوان رست

قطعه

شور بختاں بہ آرزو تو آئند سقبلان راز وال نعمت و جاہ
 گر نہ بیند بہ روز شیرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ
 راست خواہی ہزار چشم چاں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
 ۳۔ حکایت - یکے را از بلوک عجم حکایت کنند کہ دست
 تطاول بر مال رعیت دراز کردہ بود و جوہر و اذیت آغاز
 تا بجائے کہ خلق از سکايد ظلمش بجاں آمدند و از کربت جویش راہ
 عزبت گرفتند چون رعیت کم شد و ارتفاع ولایت نقصان پذیر
 خزینہ تہی ماند و دشمنان طمع کردند و از ہر طرف زور آور دند -

قطعه

ہر کہ فریاد رس روز مصیبت خواہد گو در ایام سلامت بجا نمودی کوش
 بندہ حلقہ بگوش از نوازی برود لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش
 بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ می خواندند در زوال
 ملکیت ضحاک و عہد فریدون وزیر ملک را پرسید کہ ہج
 توان دانستن کہ فریدون کہ گنج و ملک و چشم نہ داشت
 چگونہ ملکیت یرو مقرر شد گفت چنان کہ شنیدی خلق
 برو بہ تقصیب گرد آمدند و تقویت کردند پاد شاہی
 یافت وزیر گفت ای ملک چوں گرد آمدن خلق موجب

۲۔ حکایت - سرہنگ زادہ را دیدم بر در سراے
اغلش کہ عقل و کیاست و فهم و فراست زاید الوصف داشت
ہم از عمدی خردی آثار بزرگی در ناصیہ او پیدا۔

فرد

بالائے سرش ز ہوشمندی مے تافت ستارہ بلندی
فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و کمال معنی
داشت و خرد منداں گفتہ اند توانگری بہ دل ست نہ بہ
مال و بزرگی بہ عقل است نہ بسال ابناے جنس او بر
منصب او حسد بردند و بہ خیانتے شتم کردند و در
کشتن او سعی بے فائدہ نمودند۔ رع
دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

ملک پر سید کہ موجب خصمی ایشان در حق تو جلیست
گفت و رسایہ دولت خداوندی دام ملک ہنگام را راضی
کردم مگر حسود کہ راضی نمی شوند الا بہ زوال نفیست
من۔ و اقبال دولت خداوندی باقی باد۔

قطرہ

توانم این کہ نیازم اندرون کسے حسود را چہ کنم کوز خود بہ رنج دست
بمیر تا بر ہی اے حسود کیں رنجے دست کہ از شقیات آن جز ہرگز نتوان دست

قطعه

شور بختاں بہ آرزو تو ایند
مقبلاں راز و ال نعمت و جاہ
گر نہ بیند بہ روز شیرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں
کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
۳۔ حکایت۔ یکے را از ملوک عجم حکایت کنند کہ دست
تطاویل بر مال رعیت دراز کرده بود و جور و افیت آغاز
تا بجائے کہ خلق از مکاری ظلمش بجاں آمدند و از کربت جورش راہ
غربت گرفتند چون رعیت کم شد و ارتفاع ولایت نقصان پذیر
خزینہ تہی ماند و دشمنان طبع کردند و از ہر طرف زور آور دند۔

قطعه

ہر کہ فریاد رس روز مصیبت خواہ
گو در ایام سلامت بجا نمدی کوش
بنده خلق بگوش از نوازی برو
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود خلق بگوش
بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ می خواندند در زوال
مملکت فحاک و عہد فریدوں وزیر ملک را پر سید کہ هیچ
توان دانستن کہ فریدوں کہ گنج و ملک و چشم نہ داشت
چگونہ مملکت برو مقرر شد گفت چناں کہ شنیدی خلق
برو بہ تعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاہی
یافت وزیر گفت اے ملک چوں گرد آمدن خلق موجب

پادشاهی است تو خلق را برآی چه پریشان می کنی مگر سر
پادشاهی کردن نداری -

فرد
همان به که لشکر بجاں پروری که سلطان به لشکر کند سروری
ملک گفت موجب گرد آمدن سپاه و رعیت چیست
گفت پادشاه را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تادور
سایه دولتش این نشین و ترا ازین هر دو یک نیست -

مثنوی

نه کند جور پیشه سلطانی که نیاید ز گریه چوپانی
پادشاهی که طرح ظلم افکند پای دیوار ملک خویش بکند
ملک را بد وزیر ناصح موافق طبع مخالف نیاید
و روی از شخص در هم کشد و به زندان فرستاد و بے
بر نیاید که بنی عم سلطان بمنارعت برخاستند و به
مقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند قوی که
از دست قتل او بجاں رسیده بودند و پریشان شده
بر ایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف
او بدر رفت و برایشان مقرر شد -

مثنوی

پادشاه کور وادار دتم برزبردست و دستارش روز سختی دشمنی روز آورست
 با رعیت صلح کن و ز جنگ خصم آیین نشین زانکه شاهنشاه عادل را رعیت لشکر
 فرد

غم زیر وستان بخور زینهار بر سر از زبردستی روزگار
 ۴- حکایت - پادشاه با غلامی عجمی در کشتی نشسته بود
 و غلام هرگز دریا را ندیده بود و محنت کشتی نیاز موده
 گریه و زاری آغاز نمود و لرزه بر اندامش افتاده چندانکه ملاطفت
 کردند آرام نگرفت ملک را عیش از و منعش شد که طبع تازک تخیل
 امثال این صورت نه بند و و چاره ندانستند حکیمه در آن کشتی بود
 ملک را گفت اگر فرمان دهمی من او را بطریق خاصه
 گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمودن غلام
 را به دریا انداختند چند نوبت غوطه خورد ازاں پس
 سبیلش گرفتند و پیش کشتی آوردند و بدو دست در
 میان کشتی آویختند چوں برآمد بگوشه نشست و قرار
 یافت ملک را عجب آمد پرسید که حکمت چه بود گفت
 از اول محنت غرق شدن نیاز موده بود و قدر سلامت
 کشتی ندانسته و همچنین قدر عاقبت کسی داند که به صیبت

گرفتار آید -

قطعه

اے سیر ترانان جوین خوش ننماید معشوق من است آنکه نزدیک تو زشت است
خوران بشتی را دوزخ بود اعزاف از دوزخیان پرس که اعزاف بشت است

بیت

فرق است میان آن که یارش در بر با آن که دو چشم انتظارش بر در
۵ - حکایت - یکے از ملوک عجم رنجور بود در حالت
پیری امید از زندگانی قطع کرده ناگاه سوارے از در
در آمد و بشارت داد که قلاں قلعہ را بدولت خداوند
بکشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و رعیت آن طرف
به جنگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسے سرد بر آورد و گفت
این مژده مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارشان
ملکت را -

قطعه

درین امید بسر شد درین عمر عزیز که آنچه در دلم است از درم فراز آید
امید بسته بر آید و لے چه فائده زان که امید نیست که عمر گذشته باز آید

قطعه

کوس رحلت بکوفت دست اجل اے دو چشم و دواع سر بکنید

اے کف و دست و ساعد و بازو ہمہ تو دلچ یک و گر بکنید
 بر سن افتاده دشمن کام آخر سے دوستان گذر بکنید
 روزگارم بشد بن دانی من نہ کردم شما حذر بکنید
 ۱۶ - حکایت - ہر مزار گفتہ در وزیران پدر چہ
 خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گنا ہے معلوم نکردم
 ولیکن بہ یقین دانستم کہ مہابت من در دل ایشان
 بیگران است و بر عہد من اعتماد کلی ندارند ترسیدم کہ از
 بیم گزند خویش آہنگ ہلاک من کنند پس قول
 حکما را کار بستم کہ گفتہ اند -

قطعه

از ان کز تو ترسد ترس اے حکیم و گر با چو او صد بر آئی بجنگ
 از ان مار بر پائے راعی زند کہ ترسد سرش را بگوید بنگ
 نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود بر آرد بہ چنگال چشم پلنگ
 ۱۷ - حکایت - در ویثیہ ستیاب الدعوات در بغداد
 پدید آمد حجاج بن یوسف را خبر کردند - بخواندش و گفت
 دعائے خیر سے بر سن کن گفت خدایا جانش بستاں
 گفت از بہر خدا این چہ دعاست گفت ایں دعائے
 خیر است ترا و جملہ مسلمانان را -

مثنوی

اے زبر دست زیر دست آزار گرم تاکے بماند این بازار
 بچہ کار آیدت جهانداری مُردنت به کہ مردم آزاری
 ۸۔ حکایت۔ یکے از ملوک بے انصاف پار سائے
 را پر سید کدام عبادت فاضلتر ست گفت ترا خواب
 نیمروز تا دران یک نفس خلق را تیار می۔

قطعه

نظارے را خفته دیدم نیمروز گفتم این فتنه است خوابش برود
 و آن که خوابش بهتر از بیداری است آن چنان بد زندگانی مرده به
 ۹۔ حکایت۔ یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در
 عشرت روز کرده بود و در پایان مستی ہی گفت۔

بیت

ما را بجهان خوشتر از این یک دم نیست کز نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست
 در ویشے برهنه بسر ما برون خفته بود بشنید و گفت۔

بیت

اے آن که باقبال تو در عالم نیست گیرم کہ غمت نیست غم ما هم نیست
 ملک را خوش آمده صرہ هزار دینار از روزن بیرون
 کرد و گفت دامن بدار اے درویش گفت دامن از گنجا

آرم که جامه ندارم ملک را بر ضعف حال او رحمت زیاد
شد و خلعت بران مزید کرد و پیش درویش فرستاد درویش
آن نقد و جیش را باندک مدت بخورد و پریشان نشد
و باز آمد.

بیت

قرار در کف آزادگان بگیرد مال نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال
در حالتی که ملک را پروائی او نبود حالش بگفتند هم
بر آمد و روی از او در هم کشید و ازین جا گفته اند
اصحاب فطنت و خبرت که از حدت و صولات پادشاهان
پر حذر باید بود - که غالب همت ایشان به معظلات
امور مملکت متعلق باشد و تحمل از دحام عوام نکنند -
مشغولی

هرامش بود نعمت پادشاه که هنگام فرصت ندارد نگاه
مجال سخن نماند بینی ز پیش به پیوده گفتن سیر قد بر خویش
ملک گفت این گدا که شوخ چشم میزد را که چندین نعمت
باندک مدت بر انداخت برانید که خزینة بیت المال لقمه
ساکین است نه طعمه اخوان ایشا طین -

البته کوروز روشن شمع کا فوری ^{پیست} زود بینی کس لبش روغن نباشد و چراغ
 یکے از وز راے نا صح گفت اے خداوند! مصلحت
 آن می بینم کہ چنین کسان را وجه کفاف بتفاریق ^{مهر}
 دارند تا در نفقه اسراف نکنند آتا آنچه فرمودی از زبرد
 توج مناسب از باب بہت نیست کہ یکے را بلطف امید
 گردانیدن و باز بہ نو سیدی خستہ کردن -

بروے خود در طاع باز نتوان کرد ^{پیست} چو باز شد بہ درستی فرزند نتوان کرد
 قطعہ

کس نہ بیند کہ تشنگان حجاز بر لب آب شور گرد آیند
 ہر کجا چشمہ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آیند
 ۱- حکایت - یکے از بادشاہان پیشین در رعایت
 مملکت شستی کروے و لشکر را بہ سختی داشتہ لا جرم دشمن
 صعب روے نمود ہمہ پشت بدادند -

چو دارند گنج از سیاہی در لیل ^{منشوی} قریب آیدش دست بردن بہ تیغ
 چہ مودی کند در صفت کارزار کہ دشمن تنی باشد از روزگار

یکه را از آنان که عذر کردند با من دوستی داشت ملاش
 کردم و گفتم دون است و ناسپاس و سفل و ناحق شناس
 که باندک تیغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حقوق
 نعمت سالها در نورد گفت اگر بکرم معذور داری
 شاید که اسپم بے جو بود و نهد ز نیم به گرو سلطان که
 بزر با سپاهی بجلی کند با او بسر جوان مردی نتوان کرد.

فرد

ز رده مرد سپاهی را تا سر بدید و گرش ز رندهی سپهبد در عالم
 ۱۱- حکایت - یکه از وزرائی معزول شده بجلقه درویش
 در آمد و برکت صحبت ایشان در وے سرایت کرد جمیعت
 خاطرش دست داد و ملک بار دیگر با او دل خوش کرد
 عملش فرد قبولش نیاید و گفت معزولی به که مشغولی.

رباعی

آنانکه به کج عافیت نبشتند دندان سگ و دبان مردم بستند
 کاغذ بدیدند و قلم بشکستند و ز دست وزبان هر قلمبران رستند
 ملک گفت هر که را خرد و سده کافی باید که
 تدبیر مملکت را بشناسد گفت نشان خرد و سده کافی آنست
 که بچنین کار با تن در نهد -

ہمائے برہمہ مرغان ازان شرف داد کہ استخوان خورد طائرے نیازارد
۱۲۔ حکایت۔ ملک زادہ گنج فراوان از پدر میراث
یافت۔ دست کرم برکشاد و داد سخاوت بداد و نعمت
بے دریغ بر سپاہ و رعیت بر بخشید۔

نیا ساید مشام از طبلہ عود بر آتش نہ کہ چوں عنبر بویہ
بزرگی بایست بخندگی کن کہ تاوانہ نیفتاشی نہ روید
یکے از جلساے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ
ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی اندوختہ اند و برے
مصلحتی نناده دست ازین حرکات کوتاہ کن کہ واقعا
در پیش است و دشمنان در کمین نباید کہ بہ وقت
حاجت فرو ماندگی باشد۔

اگر گئے کنی بر عامیاں بخش رسد مہر گدائے دایر بچے
چراغ تانی از ہر یک جویے بیم کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے
ملک زادہ روت ازین سخن در ہم کشید و سوافق
طبع بلندش نیاید و مرا در زجر فرسود و گفت خداوند تعالیٰ

ما مالک این مملکت گردانیده است تا بخورم و بهخشم
نه پاسبانم که نگذارم -

قارون هلاک شد که چهل خانه گنج داشت ^{بیت} نوشیروان نه مرد که نام نگو گذشت
۱۳- حکایت - آورده اند که نوشیروان عادل
را در شکار گاہ صیدے کباب می کرد و نمک
نبود غلامے را بروستاد و ایند تا نمک آرد نوشیروان
گفت به قیمت بتان تار سے نه گرد و دود خراب نشود
گفتند ازین قدر چه خلل زاید گفت بنیاد ظلم در
جہاں اول اندک بوده است و ہر کس کہ آئندہ بران
مزید کرد تا بدین غایت رسید -

اگر زیباغ رعیت ملک خورد سیبے بر آورند غلامان او درخت انج
به نیم بیضه که سلطان ستم روا دارد زند لشکر یانش ہزار مرغ به بیخ
۱۳- حکایت - عادلے را شنیدم کہ خانہ رعیت خراب
کردے تا خزینہ سلطان آبادان کند بے خبر از قول
حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خلق را بیاثرارد عادل سلطان
بدست آرد خداوند تعالیٰ ہماں خلق را برو گماارد

تا دمار از نهاد او بر آرد -

بیت

آتش سوزان نه کند باسند آینه کند دود دل در دمنده
گویند سر جملہ حیوانات شیرست کمترین جانوران خرواہ
اتفاق خرد مندان خبر بار بر بہ از شیر مردم در -

منشی

مسکین خراگر چه بے تیز است چوں بار ہی برو عزیز است
گاو ان و خزان بار بر دار بہ ز آد میان مردم آزار
باز آمدیم بحکایت وزیر غافل - گویند ملک راسخ
از دمایم اخلاق او بقرائن معلوم گشت در شگنجہ کشید
و بہ انواع عقوبت بکشت -

قطعه

حاصل نشود رضائے سلطان تا خاطر بندگان نہ جوئی
خواہی کہ خدائے بر تو بخشد با خلق خدائے کن نکوئی
آوردہ اند کہ یکے از ستم دیدگان بر سر او بگذاشت
و در حال تباہ دے تا تل کرد و گفت -

قطعه

نہر کہ قوت بازوے و منہ دارد بہ سلطنت بخورد مال مردمان بگرفت

توان بجای فرو بردن استخوان درشت و لے شکم بدر و چون بگیرد اندر نات

بیت

نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنت پائدار

۲- در اخلاق و رویشان

۱- حکایت - یکے از بزرگان پارسائے را گفت که چه
گوئی در حق فلان عابد که دیگران در حق وے بطعن سخن
گفته اند - گفت - در ظاهرش عیب نمی بینم و در باطنش
عیب نمی دانم -

قطعه

هر کرا جامه پار سا بینی پار سادان و نیکم و نگار
ورندانی که در نهانش چیست محتسب را درون خانه چه کار
۲- حکایت - در ویشے را دیدم که سیر بر آستان کعبه ہی مالید
و می نالید که یا عفو ر یا رحیم تو دانی که از ظلوم و جهول
چه آید -

قطعه

عذیر تقصیر خدمت آوردم که نذارم بطاعت استظمار

عاصیان از گناہ توبہ کنند عارفان از عبادت استغفار
 عابدان جزائے طاعت خواهند باز رگنان بہاے
 بضاعت من بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت و بدر
 یوزہ آمدہ ام نہ بتجارت -

گر کشی در جرم بخشی روئے و سر بر تنگ ^{بیت} بندہ را فرماں نباشد ہرچہ فرمائی برائے

بر در کبیہ سائلے دیدم ^{قطعہ} کہ ہی گفت دی گشتی خوش
 مے نگویم کہ طاعتم پندیر ^{قطعہ} قلم عفو بر گناہم کش

خلق در ملک خدا از ہمہ جہتے باشد صالحان خوردہ گیرید کہ مارند انیم
 گر کسی را علی ہست و ایہ دارد ماگد انیم و ریں ملک نہ باز رگ انیم

۳۔ حکایت - زدے چنانہ پار سائلے در آمد
 چندان کہ بست چیزے نیافت دل تنگ شد
 بار سارا خیر شد گھبے کہ بران نصفہ بود در راہ وزد
 بنیادخت تا محروم نشود -

شنیدم کہ مردان راہ خدا ^{قطعہ} دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ

ترا کے میسر شود این مقام کہ بادوستانت خلاف ست و جنگ
مؤدت اہل صفایہ در رُوسے وچہ در قفانہ
چنان کز پست عیب گیرند و در پست میزند۔

در برابر چو گو سفند سلیم ^{فرد} در قفایہ چو گرگ مردم خوار

ہر کہ عیب دگر ایش پیش تو آورد و شمر د ^{فرد} بے گمان عیب تو پیش دگر ایش خواہد برد
ہم۔ حکایت۔ زاہد بے مہمان پادشاہے بود چوں
بطعام بنشت کمتر از آن خورد کہ ارادت او بود
وچوں بہ نماز برخاستند بیشتر از آن کرد کہ عادت
او بود تا نطن صلاح در حق وے زیادت کنند۔

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی ^{فرد} کہیں رہ کہ تومی روی تبرکستان
چوں بمقام خود آمد سفرہ خواست تا تنا ولے کند۔
پیرے داشت صاحب فراست گفت اے پیر
در مجلس سلطان چہر ا طعام نخوردی گفت در نظر
ایشان چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز راہم
قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید۔

قطعه

اے ہنر ہا نہادہ برکف دست عیبا بر گر فتنہ زیر بغل
تا چہ خواہی خریدن اے مغرور روز در ماندگی بہ سیم و غل
۵۔ حکایت - یاد دارم کہ در ایام طفولیت متبعہ
بودم و شب نیز و مہول زہد و پرہیز تاجہ در
خدمت پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم و ہمہ شب
دیدہ بر ہم نہ بستہ و مصحف عزیز بر کنار اگر فتنہ
و طائفہ گرد ما خفتہ پدر را گفتم ازین جماعت یکے
سر بر بیدار د کہ دو گانہ بگزار د - چنان خواب
غفلت بردہ اند کہ تو گوئی نہ خفتہ اند بلکہ مردہ
اند گفت جان پدر اگر تو نیز بختی از اں بہ کہ در
پوستین خلق افتی -

قطعه

نہ بیند مدعی جز خولیشن را کہ وار و پردہ بیدار و در پیش
گرت چشم خدا بینی بہ بخش نہ بینی هیچ کس عاجز تر از خولیشن
۶۔ حکایت - یکے را از بزرگان بہ صفحہ اندر
ہمی ستووند و در او صاف حمیدہ اش مبالغت ہے کرد
سر بر آورد و گفت سن آنم کہ سن دامنم -

قطعه

شخصم بچشم عالمیاں خوب منظرست و زخمت باطمینان خجالت نہادہ پیش
 طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ بہت خلق تحسین کنند و او بجل از پائے زشت خویش
 ۷۔ حکایت۔ یکے از پادشاهان پارساے را دید
 گفت ہیچیت از ما یاد می آید گفت بلے ہر گہ کہ خدائے
 عزوجل را فراموش می کنم۔ یادت می آرم۔

فرد

ہر سود و دآں کس ز در خویش براند و اں را کہ بخواند بہ در کس نہ دواند
 ۸۔ حکایت۔ یکے از صالحان بخواب دید پادشاہ
 را در بہشت و پارساے را در دوزخ پرسید کہ سبب
 در جات این چہیت و سبب در کات آں چہ کہ من
 بخلاف آں مے پنداشتم نہا آمد کہ این پادشاہ
 بہ ارادت درویشان در بہشت است و این پارسا
 بہ تقرب پادشاهان در دوزخ۔

قطعه

دقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع خود را ز عملماے نگوہیدہ بری دار
 حاجت بہ کلاہ برگی داشت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

۳۔ در فضیلت قناعت

۱۔ حکایت - دو امیر زاده در مصر بودند یکے
 علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبت الامر یکے علامہ
 گشت و آل دیگر عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم
 حقارت در فقیہ نظر کر دے و گفتہ من بہ سلطنت
 رسیدم و تو ہچماں در مسکنت بامدی گفت اے برادر
 شکر نعمت باری عز اسمہ ہچماں بر من افزوں ترست
 کہ میراث پینہراں یافتہ یعنی علم و ترا میراث فرعون
 و ہامان رسید یعنی ملک مصر۔
 مشنوی

من آل کہ مورم کہ در پایم بماند نہ ز نورم کہ از غیشم نبالند
 چگونہ شکر این نعمت گزارم کہ زور مردم آزاری ندارم
 ۲۔ حکایت - درویشے راشیندم کہ در آتش فاقہ
 می سوخت و خرقة بر خرقة می دوخت و تسکین خاطر
 خود رومی گفت -
 شعر

بنان خشک قناعت کنیم و جامہ دلق کہ رنج محنت خود بہ کہ باریت خلق

کے گفتش پہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبع کریم
 دارد و کرے عظیم سیماں بخدمت آزادگان بستہ و بر
 در دہانت بستہ اگر بر صورت حالت چناں کہ ہست
 و توف پابہ پاس خاطر عزیزت را منت دارد
 و غیرت شمارد۔ گفت خاموش کہ در گرسنگی مردن بہ کہ
 حاجت پیش کہے بردن۔

قطعه

ہم رقتہ و وقتن یہ والزام کنج صبر کز بہر جامہ رقتہ بر خواجگان نشست
 حقا کہ با عقوبت و دوزخ برابرست رفتن بپائے مردی ہمسایہ در پشت
 ۳۔ حکایت۔ یکے از ملوک عجم طیبیہ حادثی را
 بخدمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرستاد سالے
 چند در دیار عرب بود کہے تجربتے پیش او نیاورد
 و معاہجتہ ازوے درخواست پیش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 آمد و گلہ کرد کہ میں بندہ را بسبب معاہجتہ اصحاب
 بخدمت فرستادہ اندر و درین مدت کہے التفاتے
 نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معین است بجا آورد و رسول
 علیہ السلام گفت این طائفہ را طریقہ ہست کہ تا اشتہا
 غالب نشود نخورند و ہنوز گرسنگی رہا باقی کہ دست

از طعام بدارند حکیم گفت ہمیں ست موجب تندرستی
زمین خدمت پہنچید و برہفت -
منوی

سخن انگہ کند حکیم آغاز یاسر انگشت سوے لقمہ دراز
کہ زنا گفتش غفلت زاید یازنا خورد نش بجاں آید
لاجرم حکمتش بود گفتار خوردنش تندرستی آرد بار
۴۔ حکایت - بقالے راورے چند بر صوفیاں گرد
آمدہ بود بقال ہر روز مطالبت کروے و سخنامے
باخسونس گفتمے واصحاب از لغت او خستہ خاطر ہی بودند
و بر تخیل چارہ نبود صاحب دے وراں سیاں گفت نفس
را وعدہ دادن بطعام آسان ترست کہ بقال را بدرم -
قطعہ

ترک احسان خواجہ اولے تر کاحتمال جفاے بوا باں
بہ تمنائے گوشت مردن بہ کہ تقاضائے رشت قصا باں
۵۔ حکایت - جوانمردے راور جنگ تاتار جراحے
رسید کسے گفتش فلاں بازار گان لوش دارو دارو اگر
بخواہی باشد کہ در این بازار و قدرے بدہد و گویند کہ آن
بازرگان بہ بخل معروف بود -

شعر

گر بجای نانش اندر سفره بود اقباب تا قیامت روز روشن کس ندید در جهان
چو انم و گفت نوشدارو ازوے نخواهم که بد بد یا ند بد و اگر
درد دفع کند یا نکند بارے خواستن ازو زهر کشده
است -

شعر

هر چه از دونان به منت خواستی در تن افزودی و از جاں کاستی
حکما گفته اند اگر آب حیات فروشد فی المشل
بآبروے دانا نخرد که مردن بعزت به از زندگانی
بذلت -

شعر

اگر خنظل خوری از دست خوشخوے به از شیرینی از دست ترش روے
۶ - حکایت - یکے از علما خورنده بسیار داشت
و کفایت اندک با یکے را از بزرگان که معتقد او بود
بگفت روے از توقع او در هم کشید و تعرض سوال
از اهل ادب در نظرش قبیح آمد -

قطعه

ز بخت روے ترش کرده پیش یار عزیز مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی

بجائے کہ روی تازہ روئے و خندان فرو نہ بند و کار کشادہ پیشانی
آوردہ اند کہ اند کے در و نلیفہ او زیادت کرد
و بسارے از ارادت کم داشتند چوں پس از چند
روز برقرار معهودش ندید گفت -

فرد

نام انرود و آبرویم کاست بے توانی بہ از مذلت خواست
حکایت - درویش را ضرورت پیش آمد کہ
گفت فلاں نعمتے وارد کامل و گرم نفسی شامل اگر
بر حاجت تو واقف گردد و ہانا کہ در قضائے آل
توقف روا ندارد گفت منت رہبری کنم دستش گرفت
تا بہ منزل آل شخص در آورد یکے را دید لب فروشتہ
و تند نشستہ برگشت و سخن گفت کہ گفتش چہ
کردی گفت عطائے او بلقائے او بخشیدم -

قطعہ

بہر حاجت بنزدیک ترش روے کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی
اگر حاجت بری نزد کسی بر کہ از رویش بہ نقد آسودہ گردی
۸ - حکایت - حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ
ہمت تر در جہاں دیدہ یا شنیدہ گفت بے روزے

چیل شتر قربان کرده بودم و امراے عرب را طلب نمودہ ناگاہ
 بگوشہ صحرائے بجاجتے بروں رفتہ بودم خار کشتے
 را دیدم پشتے خار فراہم آوردہ گفتش یہ مہانی حاتم
 چرا نہ روی کہ خلقے بر سہاٹ او گرد آمدہ اند گفت۔

فرد
 ہر کہ نان از عمل خویش خورد منت حاتم طائی بُرد
 انصاف دادم کہ من ادرا بہمت و جوا نمدی
 برتر از خود دیدم۔

۴۔ در آداب صحبت

۱۔ حکمت۔ مال از بہر آسائش عمر است نہ عمر از بہر گرد
 گردن مال حکیمے را پرسیدند نیک بخت کیست ؟ و بد بخت
 چیست گفت نیک بخت آنکہ خورد و نکشت و بد بخت آنکہ مرد
 و ہشت۔

شعر
 مکن نماز براں ہیچکس کہ ہیج نکرد کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد
 ۲۔ حکمت۔ دو کس رنج بہودہ بردند و سعی
 بے فائدہ کردند یکے آنکہ مال اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ

علم اموخت و عمل نکر دشمنی

۳۔ علم چندان کہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست ناوانی
نه محقق بود نه دانشمند چارپائے پروکتا بے چند
۴۔ حکمت - علم از بہر دین پر ورون ست نہ از بہر
دنیا خورون -

ہر کہ پرہیز و علم وز ہد فروخت ^{بیست} خرمے گرد و کوپاک بسوخت
۴۔ حکمت - سہ چیز بے سم چیز پائدار نماند مال
بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست -

وقتے بطف گوے ویدارا و مردی باشد کہ در کند قبول آوری وے
وقتے بقہر گوے کہ حد کوزہ نبات کہ کہ چنباں بکار نیاید کہ خنطی
۵۔ پند - ہر آل سرے کہ داری بادوست در میان منہ واکر
چہ دوست منحص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گرد و ہرگز چہ
کہ توانی بہ دشمن - مرساں باشد کہ روزے دوست گرد و -
۶۔ حکمت - ہر کہ بادشمنان صلح می کند سر آزاد
روستاں دار و -

شعر

بشوای خردمند زان دوست و ست که با دشمنانت بود هم نشست
۸- حکمت - هر که بدے را بکشد خلق را از بلائے
بزرگ بر ماند و دے را از عذاب خدائے -

قطعه

پندیدست بخشایش ولیکن منہ بر ریش خلق آزار مرهم
ندانست آن که رحمت کرد بر مار که این ظلم است بر فرزند آدم
۸- حکمت - بدخوے بدست دشمنی گرفتار است
که هر جا که رود از جنگ عقوبت او خلاص نیابد -

بیت

اگر دوست بلا بر فلک رَوَد بدخوے ز دوست خوے بد خویش در بلا باشد
۹- پند - فریب دشمن نخور و غرور نداج مخز که این
دام رزق نماده است و آن دامن طمع کشاده -
۱۰- حکمت - متکلم را تا کس عیب نگیرد و تشخیص صلاح نه
پذیرد -

شعر

شو غره بر حسن گفتار خویش به تحسین نادان و پندار خویش
۱۱- پند - هر که در حالت توانائی نیکی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند -

شعر
 بد اختر تراز مردم آزار نیست که روز مصیبت کشش یار نیست
 ۱۲ - حکمت - کار با به صبر بر آید و مستعجل بسر در آید

منشوی
 بچشم خویش دیدم در بیابان که مرد آہستہ بگدشت از شبان
 سمند باد پا از تنگ فرو ماند شتریان همچنان آہستہ می راند
 ۱۳ - پند - ہر کہ بادانا تراز خود جدل کند تا بداند
 کہ داناست بدانند کہ نادان است -

فرد
 چوں در آید بہ از توئے بہ سخن گر چہ بہ دانی اعتراض کن
 ۱۴ - حکمت - ہر کہ بابدان نشنید نگوئی نہ بیند -

منشوی
 گر نشنید فرشتہ بادلو وحشت آموز و و خیانت دریو
 از بدان جز بدی نیاموزی نہ کند گرگ پوستین دوزی
 ۱۴ - پند - مردمان را عیب نہانی پیدا کن کہ مرایشان
 را رسوا کنی و خود را بے اعتماد -
 ۱۵ - حکمت - اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے شب قدر
 بہ قدر بودے -

شعر

گر سنگ به لعل بدخشان بود پس قیمت لعل و سنگ یکساں بود
۱۶- حکمت - نه هر که بصورت نکوست سیرت زیبا در دست
کار اندرون دارد نه پوست -

قطعه

توان شناخت بیک روز و شامی مرد که تا کجاش رسیده است پانگاه علوم
دلے ز باطنش ایمن سباش و غره مشو که خبث نفس نکر و دلباها معلوم
۱۷- حکمت - پنجه با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن
کار خرد مندان نیست -

بیٹ

جنگ و زور آوری مکن باست پیش سر پنجه در لعل نه دست
۱۸- پند - ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یار دشمن
است در ہلاک خویش -

قطعه

سایہ پروردہ را چہ طاقت آن کہ رود با مبارزان بہ قتال
ست بازو بہ جہل مے فکند پنجه بامرو آہنین چنگال
۱۹- حکمت - ہر کہ نصیحت نہ شود سر ملامت شنیدن

دارد -

شعر
چون نیاید نصیحتت در گوش اگر ت سرزنش کنم خاموش
۲۰ - حکمت - اگر جور شکم نبودے بیچ مرغ در دام صیاد
نیفتادے بلکه صیاد خود دام ننهادے -

۲۱ - پند - حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم
سیر و زاهدان تاسد رمق و جوانان تا طبق بر گیرند و پیران
تا عرق بکنند اما قلندران چندان بخورند کہ در معدہ
جائے نفس نماند و بر سفرہ روزی کس -

شعر
اسیر بند شکم را دوش بگیر و خواب شبے ز معدہ نگلی شبے زد و لشگی
۲۲ - حکمت - هر کرا دشمن پیش است اگر نکشد دشمن
خویش ست -

بیت
سنگ در دست و مار بر سر سنگ نکند مرد هوشیار و رنگ
و گروے بخلاف این مسلت دیده اند و گفته اند
کہ در کشتن بندهای تامل اولی تراست بحکم آن کہ اختیار
باقی ست توان کشت و توان بخشید اگر بے تامل کشته
نشود محتمل است کہ مصلحتی فوت گردد کہ تدارک مثل آن

مستغ باشد۔

مثنوی

نیک سہل است زندہ بچاں کرد کشتہ را باز زندہ نتوان کرد
شرط عقل است صبر تیر انداز کہ چو رفت از کمان نیاید باز
۲۴۔ حکمت۔ شک آن است کہ خود بہوید نیش
آں کہ عطار بگوید وانا چوں طبلہ عطار است خاموش
وہنر نہائے و نداداں چوں طبلہ غازیست بلند آواز
و میان تہی۔

قطعہ

عالم اندر سیانہ و جہال مثلہ گفتہ اند صدیقان
شاید در میان کوران است صحیفہ و کشت زندیقان
۲۴۔ پند۔ دوستے را کہ ہمہ عمر فراچنگ آرند
نشاہد کہ بیک دم بیار راند۔

بیت

نئے بچند سال شود لعل پارہ زہار تا بیک نفس نشکن بنگ
۲۵۔ پند۔ رائے بے قوت کمر و فنوں ست و قوت
بے رائے جہل و جنوں۔

شعبر
 تمیز باید و تدبیر و عقل و انگه ملک که ملک و دولت نادان سلاح جنگ خود است
 ۲۶- حکمت - جو انمردے کہ بخورد و بد بد به از عابدے کہ
 روزه دارد و بندد -

۲۷- حکمت - اندک اندک خیلے شود و قطره قطره
 سیلے گردد یعنی آن کہ دست قوت ندارد سنگ خردہ
 نگاہ مے وارد تا بوقت فرصت و مار از دماغ خصم
 بر آرد -

شعبر
 اندک اندک بهم شود بسیار دانه دانه است غلہ در انبار
 ۲۸- حکمت - عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحکم
 در گذارد کہ ہر دو طرف رازیاں دارد کہ ہیبت این کم شود
 و جہل آن مستحکم -

شعبر
 چو با سفلہ گوئی بہ لطف و خوشی فزون کردش کبر و گردن کشی
 ۲۹- حکمت - سعیت از ہر کہ صادر شود ناپسند
 و از علما ناخوب تر کہ علم سلاح جنگ شیطان است
 و خداوند سلاح را چوں بہ اسیری برند شرمساری بیشتر شود -

مثنوی

عامی نادان پریشان روزگار به زوانشند نا پرہیزگار
 کان بہ نامنائی از راه اوفتاد وین دو شمش بود و در چاہ اوفتاد
 ۳۰ - حکمت - شیطان با مخلصاں بر نمی آید و سلطان
 با مفلساں -

مثنوی

وامش مده آن کہ بے نیاز است گرچہ دہش ز فاقہ باز است
 کو فرض خدا نئے گذارد از قرض تو نیز غم ندارد
 ۳۱ - حکمت - دو چیز مخالف عقل است خوردن
 بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم -

تضا دگر نشود و ہزار نالہ و آہ بشکریا بہ شکایت بر آید از دہنے
 فرشتہ کہ وکیل است بر خزان باد چہ غم کند کہ بمیرد چراغ بیوہ زلے
 ۳۲ - پند - اے طالب روزی بنشین کہ بخوری واک
 مطلوب اجل مرو کہ جان نہ بری -

چند رزق آر کنی و گر نہ کنی بر ساند خداے عز و جل
 در روی و در دہان شیرو پلنگ نخوردت مگر بروز اجل

۳۳۔ حکمت۔ سوداز لغتِ حق بخیل است و بندہ
بے گناہ را دشمن مے وارو۔

قطعه

مرد کے خشک مغز را دیدم رفتہ در پوستین صاحب جاہ
گفتم اے خواجہ گر تو بد بختی مردم نیک بخت را چہ گناہ

قطعه

آلاتا نخواہی بلا بر خود کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست
چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی کہ وے را چنان دشمن اندر قفاست

۳۴۔ قول۔ یکے را گفتند کہ عالم بے عمل بچہ ماند

گفت بہ زنبور بے غسل

بیت

زنبور درشت و بے مروت را گوے بارے جو غسل نمی دہی نیش مزن

۳۵۔ حکمت۔ ہر آنچہ وانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہی

شد بہ پر سیدن آن تعجیل کن کہ بیست سلطنت را زیان

وارو۔

قطعه

چو لقمان دید کاندروست واؤد ہمیں آہن بہ پہنجز موم گرود

نہر سیدش چو می سازی کہ دانست کہ بے پر سیدنش معلوم گرود

۳۴- حکمت - هر که بآبدان نشیند اگر چه طبیعت ایشان
نگیرد لیکن بطریق ایشان نسیم گردد چنان که اگر شخصی
بخرابات زود به نماز کردن - منسوب گردد به خمر
خوردن -

مشوئی

رقم بر خود بنادانی کشیدی که نادان را به صحبت برگزیدی
طلب کردم زوانایان کی پند مرا گفتند با نادان پیوسته
که اگر صاحب تیزی خرنائی و اگر نادانی احق تر ستائی
۳۵- حکمت - هر که در پیش سخن دیگران افتد تانایه
فنش بداند پای جملش معلوم کنند -

قطعه

ندم در دوشمنده جواب مگر آنکه کزو سوال کنند
گر چه برحق بود فراخ سخن حمل دعوتش بر محال کنند
۳۸- حکمت - ریشه درون جامه داشتیم و شیخ رحمته الله علیه
هر روز پرسیده که چو نیست و نه پرسیده که بر کجاست
داستم که ازاں احتراز می کنند که ذکر همه عصبه
روان باشد و خرد سندان گفته اند هر که سخن نه سنجید
از جواب بر نجد -

تا نیک ندانی که سخن عین صوابست باید که بگفتن دهن از هم نکشائی
گر راست سخن گوئی و ور بند بمانی به زان که دروغت دهد از بند برائی

انتخاب از بهارستان جامی

روضه ششم در حکایات

۱- حکایت - رو با ہے با گرگ دم مصاحبت می زد.
وقدم موافقت می نهاد - بیای غے گذشتند - و راستوار
بود - و دیوار پر خار گرد آن گردیدند تا بسوراخ
رسیدند - بر رو باه فراخ و بر گرگ تنگ رو باه
آسان در آمد و گرگ بر صحت فراوان انگور ها دیدند
و میوه های رنگا رنگ یافتند رو باه زیرک بود -
حال بیرون رفتن را ملاحظه نمود - و گرگ غافل چنداں
که توانست بخورد - ناگاه باغبان آگاه شد چوبی

برداشت و روے بہ ایشان نہاد رو باہ باریک میان
 زود از سوراخ بدر رفت و گرگ بزرگ شکم دران
 جا محکم شد - باغبان بپوے رسید - چوب دستی کشید -
 چندانک بزد کہ گرگ نہ مردہ نہ زندہ - پوست دریدہ
 نیشم کندیدہ از ان تنگناے بیرون رفت -

قطعه

زورمندی کن ای خواجہ بزرگ کاخ کار ز بلون خواہی رفت
 فرہبت کرد بے نعت و ناز زان بندیش کہ چوں خواہی رفت
 ۲ - حکایت - کز دے زہر مسخرت در نیش و تیر در
 کیش عزیمت سفر کرد ناگاہ بر لب آئے رسید - خشک
 فرو ماند نہ پای رفتن نہ رائے باز گشتن - سنگ
 پشت این معنی را از دے مشاہدہ کرد - بروے رحم
 نمود و بر پشت خودش سوار کرد - و خود را در آب
 انداخت - و شنا کنان رُو بجانب دیگر نہاد دران
 اثنا آواز بگوشش رسید کہ کز دے چیزے بر پشت
 دے می زند - پرسید کہ این چہ آواز است - جواب
 داد کہ این آواز نیش من است بر پشت تو - ہر چندے
 دامن کہ بران کار گرنے آید اما عادت خود نئے تو اتم

گذاشت - چنانچه گفته اند -
فرد

نیش عقرب نه از پیه کیاست مستقضاے طبیعتش این است
سنگ پشت با خود گفت که پیچ به ازین نیست که این
به سرشت را ازین نوعی بد بر مانم و نیکو سیرتاں را
از آسیب وے خلاص دهم آب فرو رفت - و وے
را صبح بر بود گویا که هرگز نبود -

قطعه

هر خوانی که درین بزم گشت و فساد تازه جلد بهر لحظه از و سازد و بند
به ازان نیست که در موج فنا غول خور وے ز بد خلقی خود خلق از و باز رهند
۴ - حکایت - موش در دکان خواجه بقال بود - از
لقامای خشک و میوه های ترے خورد خواجه بقال آن
راے دید و اغراض می کرد و از مکافات وے اعراض
مے نمود - تا روزے بحکم آن که گفته اند -

بیت

شعله و دین را چو گردد معده سیر بر هزاراں شور و شر گردد دلیر
هر نفس بران داشت که همیان خواجه بهرید - و از سرخ
و سفید هر چه بود بخانه خود کشید - خواجه بوقت حاجت

دست به میان برد چوں کیسهٔ مفلسان نمی یافت و چوں
 معدهٔ گرسنگان خالی داشت که این کار موش است
 گربه و امکین کرد و او را بگرفت - درشتهٔ دراز دریا
 اوبست و گذاشت تا به سوراخ خود رفت - و باندازهٔ رشته
 غور آن را بدانت - و دنبال آن را بگرفت که سوراخ
 را بکند - چنان کرد - چوں بخانهٔ وے رسید خانهٔ دید
 چوں دکان صرافان سرخ و سفید برهم ریخته
 و دیوار و در هم با هم آمیخته حتی خود بیرون آورد
 تصرف نمود - و موش را بیاورد - چنگال گربه پیر و تاجری
 خود دید - آنچه دید - و مکافات ناحق شناسی خود
 کشید آنچه کشید -

گوشهٔ شور و شرع هست حرایان جهان را ^{قطعه} خرم دل قانع زهر شور و شرع است
 و غرقاعت همه روح آمد و رفت در حرص فرح نیست مگر در دهر است
 ۴ - حکایت - رو با به بر سر راه ایستاده بود و چشم
 مراقب بر چپ و راست نهاده - ناگاه از دور سیاهی
 پیداشد - چوں نزدیک رسید دید که یک دهنه گرگ
 با سکهٔ بزرگ بر صورت دوستان صادق و یاران موافق

همراه می آیند - نه آن را ازین تو هم فریب و نه آن را دهنده
 آسیب "رو باه پیش دوید و سلام کرد و وظیفه احترام
 بجا آورد و گفت بحمد الله که کین دیرین به مهر تازه بدل
 شد و دشمنی قدیم به دوستی جدید عوض گشته - اما من
 خواهم که بدانم سبب جمیع شما حیت و باعث این
 امنیت کیت "سگ گفت "امنیت ما دشمنی شماست و ما دشمنی
 گرگ و شما مستغنی از بیان هست - و سبب دشمنی من با وے آن
 که روزے گرگ که امروز مرا دولت رفاقت وے دست داده بر من
 حاکم کرد - و یک بره بود - و من چنان که عادت من بود
 در قفای وے دویدم - تا آن بره از وے بستانم
 بوے رسیدم - چوں باز آمدم - شما چو بدستی کشید -
 و بے موجب مرا برنجایند من تیر رابطه دوستی از وے
 بگستم - و به دشمن قدیم پیوستم -

به دشمن دوست شوزان سان که هرگز به تیغ دشمنی نخر اشدت پوست
 مکن با دوست چندین دشمنی ساز که بر غم تو با دشمن شود دوست
 ۵ - حکایت - یک رو باه را گفت "هیچ توانی که صد درم
 بستانی و پیغام به سگان ده رسانی" گفت "والله اگر چه

مژد فزادان است اما درین معامله خطر جان است

از سلفه نیل گریست امید داشتند کشتی بموج لجه دریغندان است
پیش عدو ز بلون شدن از بهر جاده واک خود را بورطه خطر جان فگندن است
۶- حکایت - شترے در صحرا چرامی کرد - از خار
و خشاک آن صحرا غذای خورد بخارے رسید چون
زلف محبوبان در ہم و چون روے خوبان تازه و خرم
گردن از وراز کرد تا از آن بهره گرد - دید که میان
آن افنی حلقه کرده - و سربا دم فراهم آورده - باز پس
گشت و از آرزوے خود دور گذشت - غارین پنداشت
که احترازوے از زخم سنان اوست و اجتناب وے
از تیزی دندان او شتر آن را دریافت و گفت :
و ہم سن ازین مهان پوشیده است نه از میزبان
آشکار و ترس سن از زخم دندان مار است نه از زخم
پیکان خار اگر نه این مهان بود وے میزبان را لقمه
کرد وے -

گرازیم برسد کریم نیست بحجب ^{قطعه} زخمت نفس نه از شتم خواستخوان ترسد

کے کہ پانہ نند در میان خاکستر مقرر است کہ از آتش نہان ترسند
 ۷۔ حکایت۔ سکے از بہر طعمہ بے بہرہ در دروازہ
 شہر رسید۔ ایستاد۔ دید کہ قرص نان گردان۔ از شہر
 بیرون آمد۔ و روئے بصرہا نہاد۔ سگ در دنبال
 وے روان شد۔ و آواز داد کہ اے قوت تن
 و قوت روان۔ و اے آرزوے دل و آرام جان غم
 کجا کردہ و روئے بچہ جا آوردہ گفت ”درین بیابان
 باجمعی از سر ہنگان از گرگان و پلنگان آشنائی دارم
 احرام زیارت ایشان بستہ ام۔ سگ گفت ”مرا
 مژگان کہ اگر بکام ہننگ و دہان شیر و پلنگ در
 روی من در قفاے توام۔ و از توجہ اشدنی نہ۔

قطعہ
 آنم کہ عمر خویش ہرگز خالی نہ شوم ز آرزویت
 گر کردہاں ہمہ بگردی ساکن نہ شوم ز جستجویت
 قطعہ

آنمان کہ جز بان نہ بود زندہ جان شان دارند رو بچندست و دنان برانان
 گر فی المثل ز دوست کسان صد قفاغور ہچوں سگ گرسنہ روند از ہرکانان
 ۸۔ حکایت۔ کہوتر را گفتند ”چوں است کہ از دو بچہ

بیش نیاری و چون مرغ خانگی بر بیشتر ازان قدرت
 مہاری "گفت" بچہ کبوتر غذا از حوصلہ مادر و پدر
 مے خورد۔ و چوڑہ مرغ خانگی از منزلہ راہ گذار
 از یک حوصلہ غذاے دو بچہ بیش نتوان داد۔
 و از نیم مزبلہ در روزی ہزار چوڑہ در روزے
 توان کشاد۔"

قطعه

خواہی کہ شوی حلال روزی ہنخانہ مکن عیاں بسیار
 دانی کہ درین سراپہ تیگ حاصل نشود حال بسیار
 ۹۔ حکایت۔ کنبشک خانہ سورنی باز پر واخت
 و در فرقہ آشیان لک لک خانہ ساخت۔ باد گفتند۔
 ترا بچہ مناسبت با بچہ بنین حقیرے با جانورے بدین
 بزرگی ہمسایہ باشی۔ و خود را در محل اقامت و منزل
 استقامت ہم پایہ داری۔ "گفت" من ایں قدر نیز
 بدانم اما بدانستہ خود عمل کردن مئے توانم۔ در ہمسائی
 من مارے ہست کہ چوں ہر سال بچگان بر آورم
 و چون جگر پرورم ناگاہ در خانہ من تازد۔ و بچگان
 مرا قوت خود سازد۔ اسال ازوے گریختہ ام و در

دامن این بزرگ آویخته. امید می دارم که داد من
از و بشاند. چنانچه هر سال بچگان مرا او قوت می سازد
اسمال این بچگان و سه را قوت خود گرداند.

قطعه

چو رو باه در بیشه شیر باشد شو و این از رخ و از چنگ گرگان
ز پید و خردان اماں یابدان کس که گیرد وطن در جوار بزرگان
۱- حکایت - سگ را گفتند "سبب چیست که هر خانه
که باشی گدا گرد آن خانه نتوان گذشت؟" گفت "من
از حرص و طمع دورم و به بے طبعی و قناعت مشهور
از خواندن به تنگ نمانم قانع ام و از بریان به خشک
استخوانم نور سند - اما گدا سخره حرص و طمع و مدعی
جوع و منکر شمع - نان یک هفته اش در انبان - و
زیانش در طلب نان یک شبه جنبان غذا در دو روزه
اش بر پشت و عصا در یوزه اش در پشت -
قناعت از حرص و طمع دور است و قانع از
حریص و طامع نفور"

قطعه

در هر دلی که غرق قناعت نهاد پای از هر چه بود حرص و طمع را به بست دست

ہر جا کہ عرض کرو قناعت تمناع خویش بازار حرص و معرکہ آرزو شکست
۱۱۔ حکایت - روباه بچہ با مادر خود گفت "مرا حیلہ
بیا سوز - کہ چون بر کشاکش سنگ در مانم - خود را از آن
بر مانم" گفت اگر چہ حیلہ فراوان است اما بہتر آن
است کہ در خانہ خود بنشین - نہ او ترا بیند و نہ
تو او را بینی "

قطعہ

چو با خصم شود سفلہ آن نہ از خرد است کہ در خصومت وے مکر و حیلہ ساز کنی
ہزار حیلہ توان ساخت در ہمہ آن بہ کہ ہم ز صلح و ہم از جنگش اہتر از کنی
۱۲۔ حکایت - سرخ زنبورے بر کس غسل زور
آورد و تا وے را طعمہ خود سازد - بزاری بر آمد -
کہ با وجود این ہمہ شد و غسل مرا چہ محل کہ آن را
بگذاری و بہ من رغبت آری - زنبور گفت - اگر آن
شہد است تو شہد را کافی و اگر آن غسل است تو
سر چشمہ آئی -

قطعہ

اے خوش آن مرد حقیقت کہ پیغام سلام
اہل چون روے نماید ز پس پردہ فرع
رو بہد بسوے ماندہ و گل رور
فرع را باز گذارد و بسوے اہل رور

۱۳۔ حکایت۔ سورے دیدند بزور مندی کمر بستہ
 دینے را وہ برابر خود پر داشتہ۔ بہ تعجب گفتند ”ایں مور“
 بہ بید کہ با این ناتوانی ہارے را با این گرانی چوں
 بے کشد۔ مور چوں ایں سخن بشنید بجنید و گفت
 ”فروان بار را بہ نیروے ہمت و بازوے جمیعت
 کشیدہ اند نہ بقوت تن و صحت بدن“

قطعہ

کشیہ
 بارے کہ آسمان وزین سرکش از انہا شکل توان بیاوری از جسم و جان
 ہمت قوی کن از درد و ہروان عشق کان بار را بقوت و ہمت توان کشید
 ۱۴۔ حکایت۔ گاوی در گاہ خود سالار بود۔ و در میان گاوان
 بقوت سرون نامدار۔ چوں گرگ روے بہ ایشان آوردے آفت
 وے بزخم سرون ایشان دور کردے۔ ناگاہ دست حادثہ بروے
 شکست آورد و سرون وے را آفتے رسید بعد از ان چوں
 گرگ را دیدے و در پناہ گاوان دیگر خزیدے سبب آن را
 سوال کردند در جواب گفت۔

رباعی

زان روز کہ از سرون خود ماندم فرد شد معرکہ دلاوری بر من سرد
 دیرین مثلے ہست کہ در روز بہرہ خربت بود از حربہ و دعویے از مرد

انتخاب از عیار دانش

فوائد یکدل بوندن با دوستان

آوردہ اند کہ در کشمیر مرغزلے بوند دلپذیر۔ از
درختان سبز و آب ہائے خوش آں سر زمین آراستہ بود۔
روزے زائے بر بالائے درخت نشستہ زیر و بالا می
نگرست و بہ راست و چپ نظر می افکند۔ ناگاہ مرد
دید کہ دامن بر گردن و توبہ برہ بر پشت و چوبے در
دست گرفتہ نیز بجانب درخت می آید۔ زائے در
اندیشہ شد کہ مگر قصد من دارو یادگیرے؟ خود در
زیر برگے پنهان شد و دیدہ بران گماشت کہ صیاد
چہ خواہد کرد؟ صیاد بپاسے درخت آمد و دام مگر
باز کشید و دانہ فریب ببالائے آن پاشید و در کہیں
گاہ نشست زمانے نہ گزشتہ بود کہ خیل کبوتران در
رسید و سردار ایشان کبوترے بود کہ اورا سَلَوَق

گفتندے۔ ذہن روشن وزیر کی تمام داشت۔ کبوتر
چون دانہ دیدند از گر سنگی بے اختیار بسوئے دانہ
نیل کردند۔ مَطَوَّۃ از روئے مہربانی کہ بزرگان
باخردندان می باشد و صاحبان را با ملازمان بہ کبوتر
گفت کہ اندیشہ کردن ضرور است کہ در زیر این
دام نباشد۔ کبوتران از بسیاری گر سنگی عقل نصحت
شور را بیاد دادہ بودند۔ ہر چند پیشتر نصحت کرد
حرص کبوتران بیشتر شد۔ مَطَوَّۃ اندیشید کہ اگر ہمراہی
ایشان می گزارد بے وفائی میشود و اگر موافقت
می کند دیدہ و دانستہ خود را در بلا می اندازد۔
آخر مَطَوَّۃ عیب بیوفائی بر خود نہ پسندیدہ مردن خود
را اختیار کرد و گفت "شاید کہ اندیشہ سن پیش رود
و یاران ہمہ از خواب غفلت بیدار شدہ از سخن
سن بیرون نہ روند و بالتفاق کارے ساختہ شود"
القصہ ہمہ کبوتران فرود آمدند۔ دانہ چیدن بہان
بود و در دام صیاد افتادند بہان۔ مَطَوَّۃ فریاد
بر کشید کہ سن با شما یان گفتم کہ شتاب
کاری ناستو وہ است و بے فکرہ در کار ہا آغاز کردن

ناپسندیده - کبوتران از ناشنودن نصیحت شرمندہ شدہ
 طپیدن گرفتند - صیاد از کین بر آمد شادی کنان
 بسوی دام دوید کبوتران را کہ چشم بر صیاد افتاد
 سراپسہ شدہ پرو بال میزدند -

مطوقہ گفت اے یاران آن زمان سخن من
 گوش نکر دید - الحال کہ کار از دست افتادہ
 است ہر یکے در خلاص خود می کوشید - خود را در
 نظر نیاوردہ اگر ہر کدام در خلاص دیگرے
 کوشید از برکت ہمدوی کار بستہ شما کشاید -
 چنانکہ دو یار در کشتی نشستہ بودند - ناگاہ کشتی
 بشکست و ہر دو در آب افتادند - ملاجے خود را
 در آب افکند و قصد کرد و گفت اگر بر آوردن
 ہر دو مرد صورت نہ بندد بارے یکے را بر آرم
 بہر کہ نزدیک شدے فریاد بر آوردے
 و گفتے -

”مرا بگذار و دست یار من گیر“

واگر بر آوردن یاران از بر آمدن خود بہتر
 می دانید بارے ہمہ یکدل و یک رو شدہ زورے

کنید و در پرواز آئید - شاید که دام برداشته شود
و پریدن صورت بندد -

آخر از دولت اتفاق دام از جائے برگرفته
در پرواز آمدند و صیاد از عقب می دوید زاع
با خود گفت که این چنین واقعه پس از دیر
ظاهر می شود - همان بهتر که برای تجربه خود آخر
کار ایشان می شتافته باشم - این اندیشه و از پئے
ایشان می رفت تا آنکه مَطوقه با یاران - خود گفت
که سَوئے آبادانی و باغات پرواز کنیم تا از نظر
این صیاد کوته بین پنهان شویم و چاره کار خود
پیش گیریم - آخر از جانب دشت رو بآبادانی نهادند
چون از چشم صیاد پنهان شدند صیاد افسوس گنان
برگشت - کبوتران از صیاد ایمن شده از خلاصی
خود به مَطوقه سخن کردند و آن خردمند بعد
از اندیشه گفت درین نزدیکی موثنی است
زیرک نام از دوستان من و به وقا و مروت
در میان یاران سرآمده است ممکن است که
کار بسته از و کشوده شود -

پس بویرانہ کہ موش دریاں نزدیکی خانہ داشت
 فرود آمدند۔ چون آواز مٹوقہ بگوش موش رسید
 در ساعت از خانہ بیرون آمد یار خود را بستہ بند
 بلا دید۔ بے آرام شد و پرسید اے یار عزیز بچہ
 سبب بدیں رنج گرفتار شدی؟ چوں تو کہے با این
 ہمہ دور اندیشی چرا چارہ کار خود نہ جست
 و بدست رنج و محنت خود را گرفتار ساخت؟
 مٹوقہ سرگذشت را در میان آورد و گفت این
 خود ظاہر است اما در معنی چیزے را کہ خدا خواستہ
 باشد تدبیر چہ چارہ سازد! خواہش الہی ماہی را
 از دریا بہ ہوا آورد و مرغ را از ہوا بر زمین
 افکند۔

زیرک گفت اے مٹوقہ! دل خوش دار۔ ہر
 نیک و بدے کہ کہیں میرسد چوں کار فرمائے
 و دائما و توانا و مہربان است عین صلاح است۔
 بُر دو صاف ترا حکم نیست دم درکش
 کہ ہر چہ ساقی داد عین الطاف است
 زیرک پس ازین سخنان تسلی بخش بُریدن بند کہ

مُطَوِّقَ بَانَ بَسْتِ شَدِّه بُودِ آغَازِ کَرْدِ -

مُطَوِّقَ کُفْتِ آخِچَ مِیکنِ دوستی بَجامی آرِی - اے
دوست مہربان! نِخْتِ بَندِ ہائے یارانِ بَکِشائے -
پس بَکِشِ اَدَن مَن گِرائے - موشِ سَخَن اَو گُوشِ نَکَرْدِہ
بَکارِ خُودِ مَشغُول بُود - مُطَوِّقَ بَہالِغُ بَیبارِ کُفْتِ اے
زیرِک اگر رِضائے مَن مِیخوایِ رَہِ اَن اَسْت
کَہ اَوَّلِ یارانِ مَرا رِہائی بَدِہ وِستِ بَرِجانِ
مَن بَگِزار -

موشِ نِخْتِ اِینِ سَخَن بَیبارِ طَرفِ کُفْتی مَگر
تَرا بَذاتِ خُودِ اِحتِیاجِ نِیستِ مَن چَکُو نِہ تَرا
گِزاشتِ بَدِگِیراں پَرِ وَاِزَم کَہ بَہتَرینِ اِینِہا تُوئی -
مُطَوِّقَ کُفْتِ مَرا دَرینِ بابِ نَکو مَہشِ مَناے آخِچَ
مِیگویم بَجا آر کَہ پِشِوائیِ اِینِ کُبو ترانِ بَنامِ مَن نَوشْتِہ
اَند - آخِچَ بَرِ خَدِشْگارانِ لَازِمِ بُودِ بَجا اَو رِوِندِ
وِما از دَامِ صِیادِ رِہائی بَخشِیدند - اِلحالِ لالِیِ اَن
اَسْت کَہ مَن ہِم گِردنِ خُودِ را از بارِ خَدِ مَستِ
اِیشانِ خَلاصِ سَازم و کَارِ مَہتریِ بَجا آر مِچَہ
تَجرِبَہ رُوزِ گارانِ بَرِ خُردِ مَندانِ جَہانِ یَقینِ شَدِّہ

است که هر فرماں رواے که آسایش خود طلبد و رعیت
 را در هم گزارد - آب دولت او تیره شود و
 دیده کامرانی او خیره گردد - پس مناسب آن
 است که اول سرانجام کار ایشان شود -
 موش گفت باد شاه در میان رعیت حکم
 جان دارد در بدن - پس خردمندان را ملاحظه
 جان کردن بهتر باشد چه اگر جان بصلاح است
 و در بدن زیان رود یا که نیست و اگر خدا خواسته
 زیان بجان آید از سلامتی بدن چه کشاید ؟
 مَطَوَّقه گفت ترا سرو برگ کار کردن
 بسیار است می ترسم که اگر از کشادن من آغاز
 کنی و ملول شوی یاران در بند مانند اما چون
 من بسته باشم هر چند که ملول شوی مرا در بند
 نخواهی گذاشت -

موش آفرین بر مردمی مَطَوَّقه کرده بند های
 یاران بپرید و در آخر کردن مَطَوَّقه را آزاد کرد
 کبوتران دل شاد شده رخصت گرفته با شیان
 خود رفتند و موش بسورخ خود فرو شد -

زاغ چون دستگیری موش و بُریدن بند بائے
 کبوتران دید بدوستی و ہمدی او میل کرد و با خود
 گفت آنچه کبوتران را افتاد ازان ایمن نتوان
 بُود و از دوستی چنین کس گریز نباشد پس
 آہستہ بدر سوراخ موش آمدہ آواز داد۔ موش
 پرسید کہ کیت گفت منم زاغ۔ با تو کارے
 دارم۔

زیرک موشے باخرد بُود و گرم و سرد و روزگار
 دیدہ و برائے روز بد چندین سوراخ شنائی کہ
 ازان بدر توان رفت راست کردہ۔ چون آواز
 زاغ شنید بر خود پیچید و گفت ترا با من چه کار
 و مرا با تو چه آشنائی ؟ خواست کہ از راہ دیگر
 بدر رود۔

زاغ سرگزشت کبوتران باز نمود و گفت
 ازان باز کہ این حال دیدہ ام دل بر دوستی
 تو بستہ ام میخواہم کہ مرا بہ بندگی خود قبول کنی و در
 دوستان خود شماری۔
 موش جواب داد کہ میان من و تو چگونہ

آشنائی شود و کار بدوستی کجا کشد ؟ ترا از روے دوستی
ما کردن کشتی بر خشکی راندن است واسپ بر روے دریا
تا خفتن ۔

زاغ گفت بہ نیت درست خواہش نموده ام مرا محروم
نگزار کہ ہر کہ رو بدرگاہ صاحب دولتان کرم پیشہ مند
بہر بدی کہ باشد قبول کنند ۔

سوش گفت اے زاغ جیلہ را بگزار کہ خوے شمارا
نیکو می شناسم از جنس مانیتی وہم از اں خاندانے کہ بہ بد
کرداری شہرت دارند و لغزب نام بر آورده اند ۔ در
ہیچ صورت از تو در اماں نشوم ۔

زاغ گفت اے زیرک بعقل خود اندیشہ نمائے کہ مرا
از آزار تو چہ فائدہ باشد و خور دلی تو چہ سیری آرد و در
پائنداری تو ہزار فائدہ است ۔ سن از راہ دور آمدہ ام ۔
از مردمی تو دور باشد کہ مرا محروم گردانی و چوں باخلاص
درست آمدہ ام آسید وارم کہ بر ضمیر حق پذیر تو پر تو
اندازد ۔

زیرک گفت گرفتم کہ ترا آرزوے دوستی سن پدید
آمدہ است و بہ گمان فائدہ دل بر دوستی سن نگاری

لیکن باندک سببے سر رشته محبت گسے کئی و بدشمنی گرائی
آب ہر چند خوئے آتش گیر و باتش دوستی نہ پذیر و دوست
یا فتن ہماں و کشتن ہماں است۔

زاغ گفت این سخنا کہ از خرد گفتی شنیدم و پسند
گرفتم۔ پیش زانکہ از تو فائدہ یابم آرزوے ملازمت
تو کرده بودم۔ الحال کہ از پسند ہائے تو بہرہ مند گشتم
بہج زو از در تو باز زوم و آب و دانہ بخورم و آرام بگیرم
تا مگر بہ دوستی خود سر فراز سازم و حکما گفتہ اند کہ کریاں
و بزرگان زود آشنا شوند و دیر دشمن گردند چون کوزہ
زرین کہ زود راست می شود و دیر می شکند و اگر کج
گردد باندک چیرے راست می شود و سفلیگان و کوتہ
اندیشاں دیر دوست شوند و زود رنجند چوں کوزہ سفالین
کہ راست دیر شود و زود شکند و اصلاح نہ پذیرد۔ اے
زیرک۔ این سخن و گفتگو بگزار اگر چه من خود را از کریاں
نمی شمارم اما خدمت ایشان کرده ام۔ از سفلیگیا عار
دارم۔ در دوستی خود مرا راستگو و پابرجاے خیال کن
کہ مرا بہج وجہ از در تو روے رفتن نیست از راہ
مردمی سخن مرا باور کن و این کار را بر دل خویش بزرگ

بگردان -

زیرک چون درست کرداری و راست گفتاری از
روئے درائے اوفیید از راه لطف و مهربانی زبان
بر کشاد که مثل تو که بخرد مندی و بزرگ منشی آراسته
است اگر دشمنم باشد خواهان صحبت او باید بود
و از سر آزار خود نباید اندیشید و حال آنکه ترا دوست
و مهربان خود یافته ام در دوستی تو چگونه تاخیر کنم و چرا
بجان خریدار نباشم؟ این همه گفتگوئے سن برائے آن بود
که اندازہ دانش تو می گرفتم و حال ترا معلوم میکردیم که
اگر در حق من عذرے کنی عذرے داشته باشم و لو هم
نگوئی که دوست هست عمان و زرم شانه یافتم و پیش
تو عزیز نباشم چه از آنجا که بے انصافی در سرشته است
هر چه باسانی بدست آرند کسر عزیز دارند.

پس نزدیک سوراخ آده بایلتاد و باب بروے
کشاده سخن دوستی باز اغ در میان آورد و گفت آ
زاغ میراتب دوستی اگر چه بسیار است اما خردمندان
چهار قسم در آورده اند و چون بدیده اندیشہ نظر
کنی هیچ مرتبه ازین چهار مرتبه بیرون نباشد. اول

دوستی که در میان مال مضائقه نه داشته باشد - دوم
در کار دوست جان فدا کردن آسان داند - سوم
اگر در راه دوستی ناموس برباد دهد غمگین نشود -
چهارم برای خاطر دوست خود از مرغوبات خود بگذرد
و برو دشوار نباشد -

اے زاع اگر چه در زمانه ما بسیار ناکسانند که از پستی
همت و بد اصلی ذات مال را از همه عزیز میدانند
اما بدان که این سخن با آنها نیست با خوش طبع بلند
فطرت است -

زاع چهار مرتبه دوستی را شنیده خوشحال شد
و بد آنچه گفته شد عهد استوار کرد و دل زیرک را از
اندیشه خلاص ساخت و گفت اے زیرک پیش چرا
نمی آئی و از نزدیکی خود مرا چرا خرسند نمی سازی مگر
هنوز اندیشه مانده است -

موش گفت اے خردمند هرگاه عهد اخلاص بسته
شد دیگر گنجایش بدگمانی نمی ماند و گرنه از گوشه کاشانه
برون نیامد می اما اندیشه من از یاران است که خواهی
ایشان در دشمنی من مثل خودی تو نیست - ترسم که

کے از ایشان مرا بید و بد اندیشی نماید -
 زاغ گفت این اندیشہ ممکن کہ مرا بایاران قرار
 دادے است کہ بادوست بہن دوست باشند و دشمنان
 مرا دشمن دارند -

موش گفت اے زاغ این سخن کہ سیکوئی صورت
 راستی دارد اما میدانی کہ آئنا را باسن دشمنی قدیم است
 و خرد مندان گفتہ اند ہر کہ بادوست دشمن محبت
 ورزد و یا بادشمن دوست در آمیزد آورا از دشمنان
 شمردن مناسب باشد -

فرد

رُوئے دل از دو طائفہ بر تاقین نکوست
 از دوستان دشمن و از دشمنان دوست
 از نیجاست کہ حکما گفتہ اند دوستان سہ گروہ اند یعنی
 دوست و دوست دوست دشمن دشمن و پیمان دشمنان نیز سہ
 نوع اند یعنی دشمن ظاہر و دشمن دوست و دوست دشمن -
 زاغ گفت آنچه فرمودی معلوم شد لیکن دوستی
 من با تو دران اندازہ است کہ ہر کہ دشمن تو باشد
 آورا دشمن خود میدانم و ہر کہ جو یائے رضائے

یار من است و دوستی من بحدّی رسیده است که
اگر از چشم وزبان من که دید بان تن و ترجمان
دل اند خلافت تو دریا بم بیک اشارت هر دو را
نمیت و نابود گردانم -

موش از شنیدن این سخنان خوش دل گشته
پیش آمد و زاع را گرم پر سید و در کنار گرفت
و بایک دیگر بسمی بردند و روزگار بشاد کامی
میگزراوند و موش از آنچه آئین ممانداری باشد
بجای آورد - چوں روزی چند برین حال بگزشت
گفت. اے برادر اگر تو هم اینجا خانه کنی و اهل و عیال
و فرزندان خود را بیاری از دوستی دور نباشد که
این جایست بسیار پر فضا و دلکشا -

زاع گفت در خوبی جا و لطافت هوا شک ندارم
لیکن بمر راه واقع شده است - پیوسته اند آمد و شد
رگزراں اندیشه آسب باشد - در فلان جا مرغزار
است و گلش و سنگ نیست از دوستان من اینجا خانه دارد
و طعمه در آن نزدیکی بسیار بهم می رسد و از آسب
حوادث روزگار آئین توان بود - اگر بفرمائی با اتفاق

آنجا رویم وزندگان باقی مانده . باہم بخوشحالی
بگزاریم ۔

موش گفت ہج لغت برابر ہمراہی تو منی دامن بہر
جا کہ روی جدائی نندارم و این خانہ نیز وطن اصلی من
نست ۔ بے اختیار اینجا افتادہ ہوں ۔ قصہ من اگرچہ
دراز است اما بر چیز ہائے عجیب و غریب اشتمال دارد ۔
چوں آرام گاہ قرار یابد ۔ اگر خاطر می خواستہ باشد
انکہ کے از بسیار باز گویم ۔ سخن بدین قرار یافت وزاغ دم
موش گرفتہ رزے بخانہ سنگ پشت نہاد سنگ
پشت از دور سیاہی زاغ بدید ۔ از ترس آب
فرو رفت زاغ موش را آہستہ از ہوا بر زمین نہاد
سنگ پشت را آواز داد ۔ سنگ پشت آواز آشنا
شنیدہ از آب بر آمد و بدیدار یار گرامی شاد کام
شد و گفت "اے یار ورین مدت کجا بودی و چہ حال
داشتی ؟"

زاغ قصہ خویش را از آغاز دامن انداختن صیاد
تا حال کبوتران بہ تفصیل بیان کرد و گفتگوئے کہ
در آرزوے دوستی زیرک گزشتہ بود باز گفت ۔

سنگ پشت حقیقت حال دانستہ بیدار موش خوشی
وخرمی نمود و شرایط ممانداری و یار پرستی بجا آورد
و موش را منزل مناسب تعیین فرمود و ہر کدام بجائے
خود رفتہ بشا و کامی مشغول شدند۔

پہلے ماندگی سفر بر انداختند و دوران جائے دلکش
بیا سووند روزے زاغ بیدین زیرک آمد و گفت
”اگر سرو برگ سخن داری از سر گذشت خود کہ وعدہ
کردہ بودی با سنگ پشت باز گوئی تا سخن پردازم
و خرد مندی تو آچنان کہ باید معلوم سنگ پشت
گردد و رابطہ دوستی و یک جہتی استوار شود و مرا
نیز سرمایہ دانش بہم رسد۔“

موش با سنگ پشت آغاز سخن کرد و گفت۔
اے برادر! وطن اصلی من کامروپ بودہ است
کہ شہرے است از ہندوستان و من در ان شہر
بگوشہ زاہدے جائے گرفتہ بودم و موشے چند در گرد
من فراہم آمدہ بودند۔ یکے از خیر اندیشان ہر صبح
برائے زاہد خوردنی آوردے۔ زاہد پارہ ازان بہ چاہ
بکار بردے و باقی برائے شام ذخیرہ ساختے من منتظر

فرست می بودم و چون او از خانه برون می رفت
 فی الحال خود را در سفره افکند و لہزراغ دل آنچہ
 بایستہ بخورد و دیگر بر موشان قہست کرد و

زادہ ہر چند از برائے دفع من جیلہ بامی انگیخت
 سودمند نمی آمد تا شبے ممانے بخانہ زادہ آمد و پس
 از لوازم مہمانداری زادہ پرسید کہ از کجای آئی و رو
 بکدام جانب داری ؟ مہمان آنچہ در خاطر داشت جواب
 داد و آنچہ زادہ نمی پرسید بمقرر و لیدیر یک یک را جواب
 پسندیدہ می گفت و من وقت را غنیمت دانستہ باگروہ
 خود در کار خورونی مشغول بودم و زادہ بہت آنکہ

موشان دور شوند در میان سخن او دست برہم می
 کوفت و مہمان بہ سہر آں نہ رسیدہ نشان بے حرمتی و
 بے ادبی فہیدہ خشناک گشتہ گفت "اے زادہ در میان
 سخن دست برہم کوفتن گویندہ را سخرہ گرفتن است
 این روش ناپسندیدہ از آئین درویشی دوراست"
 زادہ عذر خواست و گفت "حاشا کہ سخرگی از من
 ظاہر شود۔ ایں دست برہم کوفتن من برائے رماندن
 موشان است کہ درین کاشانہ ہجوم کردہ اند و ہرچہ

از خوردنی بہم رسد در می فرمایند۔

مہمان راستی خاطر شد و پرسید ہمہ موشاں خیرہ
اند یا بعضے از آنها پیشتر دلیر اند؟
زادہ گفت ”یکے از ایشان بسیار دلیر است کہ
رُو برو بے اندیشہ ہمہ خوردنی از دستر خوان می رباید
مہمان بزادہ گفت ”بخاطر می رسد کہ دلیری آن
موش بے سیبے نخواہد بود و ظاہر چنان است کہ در
خانہ نقدے دارد کہ پشت گرمی آن دلیری و تیزی
می نماید۔ اگر مفلس و بے نوا بودے این تازگی از
حال او ظاہر نشدے چہ گفتہ اند کہ آنکس کہ بے زر
است چوں مرغ بے بال و پر است۔ بیاتما سوراخ
موش را زیر و زیر کردہ بنگریم کہ سرانجام کار
بکجا می کشد۔“

زادہ فی الحال تیرے حاضر گردانید و سن آن سائے
در سوراخ دیگر بودم و آنچہ با یکدیگر می گفتند می شنیدم
در کاشانہ سن ہزار و ہزار زر بود کہ ہراں غلطیدے
واز تماشائے آن مرا خوشی و خوشحالی روی می داد۔
آخر الامر مہمان خانہ مرا بشکافت و ہر چہ سرمایہ شادمانی

بود از زر ہمہ برگرفت و بڑا ہد گفت " ایس بود مایہ ولیری
 پس ازیں حرکت ناپسندیدہ نخواہد کرد " و من این سخن
 بشنیدم و نشان ناتوانی در خود زمان زیادہ می دیدم
 و اندیشہ گزاشتن انجامی کردم - بیشتر روزگارے نگزشت
 کہ موشان دیگر کہ مکر بندگی چست بستہ بودند و از
 روئے اخلاص خدمت می کردن آن روش را بر
 گردانیدہ چشم بسکی می دیدند چو آشنایان آتش و دوستان
 نان بودند از من روگردانی کردہ بدشمنان پیوستند -
 بخود می گفتم کہ ازین آرزوہ خاطر نباید بود - مشل
 مشہور است کہ ہر کہ مال ندارد و یاد ندارد و مرد تہیت
 ہر کاریکہ آغاز کند تمام نشود و آرزوے کہ از دل او
 سر برزند میسر نگردد - چون آب باران زمستان کہ بدریا
 نتواند رسید و از کم مایگی و بے مدوی در راہ ہا آخر
 شود - بزرگان گفتہ اند ہر کہ برادر نہ دارد ہر جا کہ افتد
 غریب باشد و ہر کرا فرزند نہ بود نام او از روزگار بر
 افتد و ہر کہ مفلس و بے چیز بود از دوستان بہرہ نیابد -
 لہذا ہر کس را ہیچ دوست نباشد و دوستی سفلہ ہا و پست
 ہمتاں بر عرض خود می باشد - نہ از وفا اثرے دارند و نہ

از مرومی خبرے -

مثنوی

این دغل دوستان کہ می بینی گسائند گردِ شیرینی
تا طعمی کہ بہت می نوشند ہچو زنبور بر تو می جوشند
باز وقت کہ وہ خراب شود کیسہ چوں کاسہ رباب شود
ترک صحبت کنند و عنخاری دوستی خود نبود پسنداری
راست گویم سگان باز آرند کا ستخوان از تو دوست تر دارند
و گزارند گان سخن آورده اند کہ بزرگے را پسند
”چند دوست داری“ ؟

گفت ”نہی دامن روزگار سے آراستہ دارم - ہمہ
کس لاف دوستی می زنند - اگر مال وجاہ از من رود
معلوم گردد کہ یار کیست و اغیار کدام ؟ روز آزمائش
دوستان و امتیاز ایشان از دشمنان روز بینوائی
است“

حکیمے را پرسیدند ”سبب چہ باشد کہ مردم بد دوستی
مال داراں می گزینند و بہ بے در مان کم مایہ آشنائی
نہی کنند“ ؟
جواب داد مال محبوب خلق است خود را نزد ہر کس

کہ مال داشتہ باشند می رسانند و تقطیم او بجا می آرند
و چون مال از دست برود پیرانش نگرند۔

درین محل یکے از موشان کہ بیشتر از همه لاف
اخلاص زدے و ہر لحظہ صحبت مرا سر مایہ سعادت
جاوید دانستے بگاہ وار بر سن بگزشت۔ من اور اطلبیدہ
گفتم: ترا چہ واقع شد؟ آن ہمہ مہربانی و دوستی کہ
داشتی کجا رفت؟

آینہ یو فاروے در ہم کشیدہ بد رشتی پیش آمد و گفت
ایہ شخصے بودہ۔ مردم بیج یکے را بہر زہ ملازمت
نکنند۔ آن لحظہ کہ درم داشتی و کرم می نمودی ما ہمہ
ملازمان تو بودیم۔ الحال مفلس شدہ خواہش بیہودہ
پرامی کنی؟ از پیشینان بہن رسیدہ است کہ مفلس چنانکہ
از لذت دنیا محروم است بسا باشد کہ از رضائے الہی
نیز محروم ماند چہ بے زری و احتیاج اورا بردزدی
و نارسائی دارد۔ پس با چنین کس دوستی و رزیدن
لائی نیست۔

من گفتم: ”یو فانی بگزار و از سخنان یو فایان بگذر۔
بیش ازین بیوقوفی نفس خود نکویش فقر منہا کہ پسندیدہ

خروندان و ستوده خدا طلبان است ،
پس روئے ازان سوشان بر تافتم و بار دیگر بسورخ
شتافتم . دیدم کہ زر ہارا زاہد و مہمان بر یکدیگر قسمت
کردند . وزاہد حصّہ خود را در خریطہ کردہ بزیر بالین
نہاد . طمع شوم باز مرا در جنبش آورد . با خود گفتم کہ
اگر ازان زر چیزے بدست آید سرمایہ شادمانی و پیرایہ
کامرانی گردد و دوستان و برادران بخدمت رغبت
نمایند و مجلس آراستہ و صحبت پیراستہ گردد .
درین اندیشہ چندان صبر کردم کہ بختند . آگاہ آہستہ
آہستہ متوجہ بالین زاہد شدم و مہمان کار ویدہ خود را
در خواب انداختہ از من باخبر بود . ہمیں کہ نزدیک
شدم چو بے برپائے من زد کہ از رنج کوفتہ شدم
و پائے کشان بسورخ رفتہ در پے دربان خود شدم .
چوں در دآرامش یافت بار دیگر طمع شوم مرا از خانہ
خود بر آورد این بار مہمان زاہد چو بے بر تارک من
زد کہ بجیلہ بیار خود را بسورخ افکندم و بیہوش اقدام
واز در دآں زخمی لذت مال فراموش شد . آخر دانستم کہ
سر ہمہ بلا ہا طمع است . تا مرغی طمع در دانہ نمکدستہ دام

نشود و تا آدمی در آسید و از نکشاید بخاری و زاری نگراید
عجب از کسانیکه راحت در بسیاری مال طلبند و ندانند که
از کمی آسایش توان یافت و بزرگی در جمع کردن مال
دنیا جویند و ندانند که از ترک آن بدرجہ بلند
توان رسید -

پس کار من ازین سرگزشت بآنجای رسید که نهال
طمع از زمین دل برکندم و از شاخسار رضایمیه قناعت
بدست آوردم - سر بر خط روزگار نهادم و بسر نوشت
ایزدی رضا دادم و با خود گفتم که دنیا ازین حادثه باز
بدی خود خبر می دهد و سعادت سندان را آگهی می دهد
که هیچ دولتخانه نیست که اثر مکر او بآن نرسیده است
کرا برافراشت که نیفتد و کجا نهال نشاند که از پنج
و بار بر نکند ؛ یا که تکلف نمود که خویش نخورد و بر که در
دولت کشود که هزار محنت از پئے او در نیارود ؛ این
بیوفا بآن نمی ارزد که برآی او رنج برسد و غم بود
و نبود و غصه زیاں و سود او خوردند -

بعد ازین واقعه از خانه زاهد برآمده بصحرای آمدم
و در گوشه قناعت بهر می بردم تا بتقریب دوشی کبوتر

باز آشنائی دست داد و مقدم یک جہتی باو بستہ شد
 و او خوبیاے ترا با من باز گفت و فائمانہ دوستی تو
 در دل من جا گرفت۔ بہر اہی تراغ باشیانہ تو آدم۔
 شکر خدا کہ بصحت تو خرسند شدم۔ امید کہ بہر اہی
 تو مرا بسر منزل مقصود رساند۔ این است سرگزشت

من
 سنگ پشت چون اینما بشنید آغاز مہربانی و دستار
 نمودہ گفت "چنانچہ تو بہر اہی و دوستی من سرگرم
 شدہ من نیز در یک جہتی امید وارم کہ این رابطہ
 محبت استوار گردد و شکر خدا کہ از تجربہ تو مرا پندے
 تمام رسید و فائدہ ما بر گرفتہ و روشن شد کہ خردمندان
 را درین جہاں باند کے خرسند باید بود و دست خواہش
 پیش ہر کس نباید دراز کرد و ہر کہ بگوشہ و گوشہ
 قناعت نگزیند بدو آل رسد کہ جہاں گر بہ حریف
 رسید"

انتخاب رقعات مالگیری

رقعه - همین پور سلطنت - براس اضافه پسر چار میں
 که ظاهرا بسیار دوست میدارند عرضداشتیکه نوشته بودند
 بمطالعہ در آمد - بیشی مراتب خرد بر بزرگ امکان ندارد
 طرفه ترانیکه آن فرزند که خبر خانه خود ندارند خیم
 پیداخت پسر از کجا یافتند - بهر حال -

ع - عمرت دراز باد که آنهم غنیمت است
 بیاس خاطر آن فرزند بطور دیگر رعایت کرده
 خواهد شد -

رقعه - فرزند عالیجاه - ذالی انبه مرسله آن فرزند
 بذالقه پدر پیر خوشگوار آمده براس نام انبه گنام استدعا
 نموده اند چون آن فرزند جودت طبع دارند روادار
 تکلیف پدر پیر چیرانی شوند - بهر حال سعد هارسن در سنا
 بیاس نامیده شد -

رقعه - فرزند عالی جاہ محمد عظم حفظہ اللہ تعالیٰ وسلم
 ظاہر اور سواری خیلے جلد و تند میروند - چنانچہ سید سائبان
 بردار ایشان از پای افتاد و زندگی را جواب داد - مدتی
 در حضور بی حضور مانده طریق سواری دیدہ اند چرا خلاف
 آن پسندیدہ اند -

فرد

آہستہ خرام بلکہ مخرام زیر قدمت ہزار جانست
 رقعه - فرزند عالی جاہ با ظہار جا سوسان معلوم شد
 کہ شاہراہ از بہادر پور تا نجستہ بنیاد خالی از مخاطرہ نیست
 قطاع الطریقان مال بیوپاریان و مسافرین بغارت می
 برند و متردوین با میت نمی توانند آمد و رفت نمود -
 ہر گاہ در قرب لشکر ما و شاہین حال بودہ باشد و اسے
 بر حال طرق دور دست - معلوم میشود کہ منہیاں اخبار
 معبر بآن فرزند نمی رسانند - از آنجا کہ غفلت و پیے
 پروائی خلاف طریق ریاست و جہانبا نیست کاتبان
 جدید تہدید تعیین نمایند و عملہ و فعلہ پیشین را بسزا
 رسانند و فوجے مستعد مقرر سازند کہ استیصال مفسدان
 از پنج و بن کردہ شاہراہ از شہر جماعت حرامیاں پاک

سازند تنگ بد عملی تاکے گوارا توں کر د۔
 من نیگویم زیاں کن یا بکبر سود باش اسے ز فہمت بخیر در ہر چہ باشی زود باش
 رقعہ - فرزند عالی جاہ - شغل و عمل عامل محال جاگیر آن
 عالیجاہ از فرد مرسلہ سواغ نگار ظاہر میگردد - غفلت از
 روز جزا چرا !

ع - داد داد از دست غفلت داد داد
 رقعہ - فرزند عالی جاہ گلشن رواں نام اسپ پهلوانی
 کہ آن عالی جاہ برائے سواری ما فرستادہ اند بسیار پسند
 کردیم خرامش بایال و جمال ہمہ صفات فرسیت دارد۔
 بر اسپ نیلو فروچا چندن کہ بتواتر سوار میشوند ظاہرا
 از سواری آنها پر مخطوط اند و اسپ ترکی بنام خوشخرام
 و صبار قمار پیشکش امانت خاں کہ در اہتمام الہ یار خاں
 تیار شدہ اند برائے آن فرزند میفرستادیم - اما آختہ
 یگی مسک اشک میریزد کہ اسپان خوب چرامید ہند -
 بہر حال ما خواہیم فرستاد۔

رقعہ - فرزند عالی جاہ - اسپ ترکی کہ این مرتبہ فرستادہ
 اند صورت و سیرت خوب دارد از اسپ اولیں ہم خوب
 برآمد سبک سیر نام گذاشتیم کہ اسم با اسمی باشد۔

رقعه - فرزند عالی چاہ - سپہران شمشیر خاں چرا جدا شدند
 استغنائے آنسابے سببے نخواہد بود - قد مارا باندگی حرف
 بر انداختن و از جدیدان توقع کار داشتن محض بے معنی -
 ما آفتاب مشرق بدیوار و ایشان در چنین خیال بہر حال
 اگر در حضور اقدس بیابند و منصب پادشاہی اختیار نمایند
 مضائقہ نداریم -

انتخاب از تباریح زینب الزمان مرزا محمد شیرازی

ذکر بادشاهی فردوس مکانی طهیر الدین محمد بابر
بادشاه در مملکت هندوستان

در زمانه که عمر شیخ مرزا در شهر اند جان بود
در ۸۸۳ مطابق ۵۱۰۰ فروری ۱۲۸۳ عیسوی از بطن
تعلق نگار خانم و ختم یونس خان فرزند بی بوجود
آمد موسوم به محمد بابر میرزا گردید چون به سن
دوازده سالگی رسید از جانب پدر ایالت خطه
اند جان یافت. چون عمر شیخ مرزا در چهارم رمضان
۱۲۸۹ از بام افتاده رحلت نمود. محمد بابر میرزا با اتفاق اهل

پنجم ماه مذکور به تخت حکومت اند جان نشست. و خواجہ
 عبداللہ احرار کہ قطب وقت بود اسم اورا نصیر الدین
 محمد نهاد. بعد ازان در ماوراءالنہر با سلاطین چغتائی اوزبک
 جنگیدہ سمرقند را سخر نمود چون سلاطین اوزبک بخیاں
 تسخیر ماوراءالنہر لشکر عظیم بست بخارا کشیدند طاقت مقاومت
 در خود ندیدہ متوجہ بدخشان گردید. و بدخشان را متصرف
 شدہ در اواخر ۹۱۰ هجری کابل را ہم بدست آورد. در
 ۹۱۳ هجری قندہار را تسخیر نمود (تا این زمان اولاد امیر تیمور
 را مرز می گفتند) حکم داد بعد ازیں مارا بادشاہ گویند و در
 آخر این شاہزادہ محمد ہمایون در کابل تولد یافت و چون
 در سال ۹۷۲ خان میرزا حاکم بدخشان فوت شد بابر شاہ
 شاہزادہ ہمایون را کہ سیزدہ سالہ بود بحکومت آن
 ولایت نامزد ساخت بابر شاہ پانزدہ سال در ماوراءالنہر
 کابل حکومت نمود در آئین اکبری مرقوم است کہ بابر شاہ
 بیرون کابل در دامنہ کوه حوض کوچکی از سنگ مرمر
 ساختہ بود از شراب پر می کرد. و بامروم خوش طبع
 دران جا بزم نشاط می داشت و این بیت مکرر می
 خواند.

بیت

نوروز نو بهار می و دلبران خویش بابر به عیش کوش که عالم دوباره نیست
 و در سال ۹۳۲ هجری عزیمت تسخیر - هندوستان را
 نموده متوجه آن سمت گردید - چون نزدیک دہلی رسید
 سلطان ابراہیم لودی بایک لک سوار و ہزار زنجیر فیل
 در میدان پانی پت کہ بہ دہلی سہ منزل است نزول نموده
 قریب یک ہفتہ ہر دو لشکر باہم زد و خورد می کردند
 تا آن کہ روز جمعہ ۸ رجب ۹۳۲ ہ لشکر صف آرائی
 نموده از جانبین جنگ ہائے مردانہ می کردند - بہادران
 لشکر بابر سی داد مردانگی می دادند - چون تا ئید آئی ہم
 عنان سوکب بابر می بود نیم فتح بر پرچم علم اقبال بابر می
 وزیدہ شکست بر سپاہ افغان افتاد و سلطان ابراہیم
 با جمعی از مقربان کشتہ گشتند - و سلطنت ہند بعد انقضائے
 یک صد و سی و یک سال از فتح اسیر کہ در این مدت
 نہ بادشاہ از اولاد افغانہ بر تخت دہلی نشستہ بودند -
 نصیب بابر بادشاہ گردید - بعد از فتح دواز دہم شہر بلور
 داخل دہلی گردید - و بر تخت سلطنت مجلس نموده فرمانروا
 ممالک ہند گشت - بعد ازان شاہزادہ ہمایوں را با گرہ

فرستاد و تا خزائن آنجا را ضبط نماید. شاهزاده چون با گره رسید بکرامت راجه نام از اولاد حکام گوالیار الماس به شاهزاده پیشکش نمود که هشت مثقال وزن داشت شاهزاده اموال و خزانة آن جا را تصرف نموده مراجعت نمود و چند گاه در خدمت بادشاه توقف نموده از آن مرخصی گرفته روانه سنبلی شد. بعد از شش ماه بعارضه تب مبتلا شده بادشاه او را بحضور طلب نموده معالجه کرد. قدری از آن بیماری سبکبار شده بادشاه بهماں مرضی مبتلا گردید چون آثار انتقال از وحیات احوال بادشاه ظاهر گشت ارکان دولت را حاضر ساخته نخست لضاخ بلند و وصایای ارجمند که سرمایه سعادت ابدی بود نموده شاهزاده بهمایوں میرزا را ولی عهد و جانشین خود ساخته و امر را متابعت شاهزاده امر نمود. آخر الامر در ششم جمادی الاول ۱۱۳۵ مطابق ۲۹ ستمبر ۱۷۵۳م در چهار باغ آگره بر حمت این دی پیوست و در باغی که الحال نور افشان مشهور است و آن باغ اکنون در قبضه هندوئی است و وے او را به آرام باغ موسوم نموده شش ماه برسم امانت نگاه داشته جنازه اش را به کابل برده دفن نمودند.

ذکر سلطنت حبّت مکانی نورالدین محمد جهانگیر بادشاه غازی

در سال ۹۷۷ هجری مطابق ۳۱ - اگست ۱۵۶۹ء محمد جهانگیر
از بطن جو ده بانی بوجود آمد - در آن وقت که محمد اکبر شاه
مریض بود شاهزاده محمد جهانگیر بعزم ملاقات پدر از آله آباد
به آگره آمد - هنوز در بین راه بود که بادشاه رحلت
نمود - اکثر امارا و اعیان به سلطنت سلطان خسرو ولد
محمد جهانگیر که در ربیعان جوانی در خدمت جد گرامی حاضر
بود اتفاق داشتند - و شیخ فرید که از امارای معتبر آن
سلسله بود مخالفت جمهور را اختیار کرده مذکور داشت -
که با وجود ولد ارشد مهام سلطنت به پسر زاده خالی
از اشکال نیست - امرا ترک آن اراده را ننموده به
سلطنت جهانگیر راضی شدند - و محمد جهانگیر شاه در ماه
ربیع الثانی سال ۱۰۱۲ هجری در اکبر آباد بر سریر سلطنت
جلوس نمود - سلطان خسرو که مدعی سلطنت بود چون حال

بدین منوال دید با جمعی که شریک مصلحت و محل اعتماد و
 بودند از اکبر آباد برآمده راه خود سری پیموده تا حدود
 لاہور رفت و در آنجا جمعی از جنود چغتائی و افغانان بدو
 پیوستہ قریب دوازده ہزار سوار فراہم آوردہ بطرف
 اکبر آباد آمد آمادہ جنگ شد۔ در اول حملہ از لشکر بادشاہی
 شکست خوردہ فرار نمود۔ بادشاہ بہ اطراف ممالک فرمان
 داد کہ ہر جا سلطان خسرو را یابید و شکر کردہ بحضور فرستند
 تا آن کہ برکنار لاہور کشتی بانان اورا گرفتہ بہ قلیچ خان
 حاکم لاہور خبر دادند۔ خان موصوف اورا بحضور بادشاہ
 فرستاد۔ بادشاہ فرمود خسرو را بہ زندان فرستند۔ و ہم
 رفقائے او را بردار کنند۔ در سال ششم از جلوس نورجہان بیگم
 صبیہ مرزا غیاث بیگ را خواستگاری نمود۔ و با و محبت
 رسانیدہ کہ در آخر عہد نام بیگم در سکہ نقش مے شد چنان

شعر
 بکلم شاہ جہانگیر یافت صد زیور بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر
 و بادشاہ ہمیشہ می گفت کہ من سلطنت ہند را بہ
 نورجہان بخشیدم و مرا بجز نیم سپر کباب و یک سیر شراب
 هیچ در کار نیست۔ بالجملہ جہانگیر بہ نیر وے طالع وقت

بخت از قذحار تا دریائے عثمان و کابل تا سرحد بنگالہ در
 حیطہ تصرف درآمد و دور ^{۳۳} بہ کشمیر توجہ نمود۔ در
 آنجا کسٹرمزاجی بہم رسانیدہ۔ رایات عالیات بجانب لاہور
 با شہزاد آمد۔ در اثنا ۲۱ راہ روز یک شنبہ بیت و نہم
 ماہ صفر ^{۳۴} مطابق بیت و ہشتم اکتوبر ^{۱۶۶۶} بعالم
 جاودانی سفر کرد و نعش آورا بہ لاہور فرستادہ در باغ
 کہ نور جہان تعمیر کردہ بود بخاکش سپردند۔ ۲۲ سال
 ۸ ماہ شاہی نمود۔

انتخاب از کتب جدید ایران

— مکالمات —

تعلیمات مدرسه

س - تمدن چیست ؟
 ج - تمدن عبارت است از اجتماع انسان در شهرها و قصبات و غیره و بایکدیگر الفت گرفتن و آمیزش کردن و حوائج خویش را به معاونت یکدیگر بر آوردن -

س - اصول تمدن چیست ؟
 ج - اصول تمدن عبارت است از کسب علوم و معارف و صنایع و ترویج تجارت و ثبات در اصول مذہب و تهذیب اخلاق -

س - انسان متمدن کدام است ؟
 ج - انسان متمدن آنست که همیشه مایل با اتحاد و اتفاق با امثال خود بوده و در تکمیل صنایع و فنون کوشش می نماید و لزوم میان شان اشخاص عالم و تاجران صنعت گرد و غیر

ظہور می نمایند و برای آسایش خویش و شهر و قصبہ و قریہ بنامی
کنند و مجالس شرعی و عرفی و سیاسی و غیرہ تاسیس می نمایند۔

س۔ انسان وحشی کیست ؟

ج۔ انسان وحشی آنست کہ در بیابان ہا و جنگل ہا سر
گردان لبر برودہ و از میوہ جات و برگ۔ نباتات۔ و شکار
حیوانات سد جوع نمودہ و تمام عمر خویش را بجمالت و بدختی
گذرانیدہ و مانند سباع یکدیکہ اذیت و آزار می رسانند۔

س۔ انسان چادر نشین کدام است ؟

ج۔ انسان چادر نشین آنست کہ در بیابان ہا زیر
چادر ہا زندگانی نمودہ و بر حسب اختلاف فصول تغییر مکان
دادہ و سرچشمہ معیشت ایشان از گلہ چرانی و کار ہاے دیگر
است قبیل شبانان و ایلات کہ مانند وحشیان اوراک عمارت
ساختن و آبادی نداشته و از خود هیچ اثری نمی گزارند۔

س۔ در تعلیمات مدنیہ از چه گفتگو می شود ؟

ج۔ در تعلیمات مدنیہ از حقوق ملت و اساس دولت
و روابط آن با یکدیگر گفتگو می شود۔

س۔ ملت چیست ؟

ج۔ ملت جماعتی است کہ در مبادی تاریخ و لسان و

عبادت و آداب یکسان باشند -

س - دولت کراگویند ؟

ج - دولت عبارت است از ہمیتی کہ امور سیاسیہ مملکت را اداره می نمایند -

س - حقوق ملت چیست ؟

ج - حقوق ملت عبارت است از آزادی و مساوات و حاکمیت -

س - آزادی چیست ؟

ج - آزادی عبارت است از اینکه شخص ہر کارے را کہ میل دارد بکند بشرط آنکہ ضررے بدیگران وارد نیارد -

س - مساوات چیست ؟

ج - مساوات عبارت است از اینکه عموم افراد ملت در مقابل امور سیاسی و ملکی متساوی الحقوق می باشند -

س - خانوادہ چیست ؟

ج - خانوادہ عبارت است از پدر و مادر و فرزندان ایشان کہ غالباً در یک خانہ سکنی داشته باشند -

س - وظیفہ شخص نسبت بہ پدر و مادر چیست ؟

ج - وظیفہ شخص نسبت بہ پدر و مادر آنست کہ ایشان را

استقام نموده و اوامر مطاعه آنان را بجزی ساخته تا بتواند در حق
شان یکنگی نموده و اسباب رنجش ایشان را فراهم بیاورد.

تاریخ

س - تاریخ چه علم است ؟
ج - تاریخ علم است که از حالات گذشته گنگان گفتگو نموده
و سلاطین و رجال بزرگ و حکما و شعرا را هر زمان را توصیف و درجه
تمدن و تربیت علم و صنعت و اخلاق و آداب هر ملت را بیان می نماید -
س - دانش تاریخ برای ما لازم است ؟
ج - بر افراد هر ملتی واجب است که تاریخ وطن خود را بداند
و از اعمالیکه باعث عزت و افتخار یا ذلت و افتقار آنان شده بخوبی
مسلوق و از کارهاییکه موجب انحلال و انقراض آنان گردیده اجتناب نماید -
س - وسعت خاک ایران در قدیم چه قدر بوده ؟
ج - مملکت ایران در زمان قدیم خیلی وسعت داشته و چهار
برابر ایران حالیه بوده است -

س - ایرانیان قدیم با ایرانیان حالیه چه تفاوت داشته اند ؟
ج - ایرانیان قوم خیلی قدیمی هستند و با ایرانیان حالیه از حیث
اخلاق و آداب و کیش و مذہب و خط و زبان خیلی تفاوت داشته اند -

س۔ صفات ایرانیان قدیم چه بوده ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم راستگو و وطن پرست و خوش اخلاق و مہمان دوست و شجاع و دلیر و اسلحہ آہنا شمشیر و نیزہ و کمان و سپر بودہ است ۔
 س۔ ایرانیان قدیم موحد بودند یا مشرک ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم موحد بودند یعنی بجائے یگانہ معتقد بودند و اورا ہورمز دینی نامیدند ۔

س۔ ایرانیان قدیم چه مذہب داشتند ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم زرتشتی مذہب بودند یعنی پیغمبرشان زروشت نام داشتہ کتاب آسمانی آہنا موسوم بہ اوستا و زند کہ شرح اوستا می باشد ۔
 س۔ خط و زبان ایرانیان قدیم با ایرانیان حالیہ چه تفاوت دارد ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم یک قسم فارسی حرف می زدند کہ حالا نامی قیمیم و خط آہنا خط میخی بودہ ولی زبان حالیہ ما فارسی مخلوط بعربی و خط ما خط نستعلیق است ۔

س۔ سلسلہ اول پادشاہان ایران را چه می نامند ؟
 ج۔ سلسلہ اول پادشاہان ایران را پیشدادیان گویند ۔
 س۔ اول پادشاہ پیشدادی کیست ؟
 ج۔ اول کسی کہ در ایران بسطنت رسیدہ کیومرث نام داشتہ این پادشاہ ترتیب لباس و دوشاخ و غذا پختن را بہ مردم آموخت ۔

س۔ استخر کجا واقع است ؟
ج۔ استخر شہرے است در فارس و خرابہ ہائے آن ہنوز باقی
و معروف بہ تخت جمشید است ۔

س۔ چائیش جمشید چہ نام داشتہ ؟
ج۔ چائیش جمشید ضحاک عرب است و او پادشا ہے بود
ظالم و سفاک ۔ گویند روے دوش ہائے ضحاک دو سلعہ و بے قیدہ
بعضے دو مار بودہ و برائے مرہم آن ہر روز دو نفر آدمی کشت و مغز
سر آنہا را روے آن دو زخم می گذاشت ۔

س۔ نتیجہ ظلم ضحاک چہ شد ؟
ج۔ آخر مردم از ظلم ضحاک بہ تنگ آمدہ آہنگری کا وہ نام
کہ از اہل صفہاں بود چرم پارہ بر سر چوب کرد و آن را علم قرار داد مردم
در تحت آن بواجع شدہ بر ضحاک بشوریدند و او را گرفتہ رسانیدند ۔

س۔ علی راکہ کا وہ از چرم پارہ ساخت چہ شد ؟
ج۔ علی راکہ کا وہ آہنگر از چرم پارہ ساخت درفش کاویانی
نام نہادند و آن را بجوہر زینت دادہ در جنگ با اسباب نصرت می داشتند ۔
آخر آن علم و در جنگ قادیسیہ بدست اعراب افتاد و جوہر آنرا بردند ۔

س۔ بعد از ضحاک کے بسطنت رسید ؟
ج۔ بعد از ضحاک فریدون کہ از اولاد جمشید بود بیادش ہی

رسید و این پادشاہ بداد و دہش معروف است -
گویند این پادشاہ مملکت خود را میان سه پسرش قسمت کرد - ایران
را بایرج - و شام را بہ سلم - و ترکستان را بہ تور و گذار نمود - بعضی از
مورخین وجہ تسمیہ ایران و توران را بہان اسم ایرج و تور میدانند -

س - سلسلہ دوم سلاطین ایران را چہ می نامند ؟

ج - سلسلہ دوم سلاطین ایران را کیان گویند ؟

س - اول پادشاہ این سلسلہ کیست ؟

ج - سر سلسلہ سلاطین کیان کی قباد نام داشتہ کہ از اولاد منوچہر
و پادشاہ عادل و رعیت پرور بود - این پادشاہ با افراسیاب
تورانی جنگ ہائے بسیار کرد و در این جنگ ہا رستم پسر زال کہ از
پهلوانان مشہور است تورانیان را شکست داد تا صلح کردند -

س - بعد از قباد کس پادشاہ شد ؟

ج - از قباد پسرش خسرو یا کسری بسطنت رسید و او با قباد
با نوشیروان عادل و از بزرگ ترین سلاطین معروف است -

س - وزیر بزرگ را نوشیروان چہ نام داشت -

ج - نوشیروان وزیر عاقلی داشت کہ بہتر چہر نام داشتہ -

س - پنجمین مادر چہ زمان متولد شدند ؟

ج - حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در اواخر سلطنت نوشیروان

ور شهر که پایه تخت عربستان منور شدند -

س۔ خسر و پر ویز چگونہ پاوشنا ہے جو وہ

ج - خسرو پرویز آخرین پادشاه بزرگ ساسانی می باشد
که بکثرت گنج و مال و حشمت و جلال مشهور است -

س۔ آخر میں پادشاہ ساسانی چرنامہ داشتہ؟

ج- آخرین پادشاه ساسانی یزدگرد سوم است در زمان سلطنت او البکر خواست ایران را بگیرد و عمرش و خانه کرده درگذشت -

س۔ کے دولت ساسانی رائے مقرض نمود ہ

ج- چون نوبت خلافت بفرسید با ایرانیان بنا به جنگ را گذاشت و در سه جنگ اول قادیسیه دوم در جلولای سوم در نهاوند ایرانیان شکست خوردند و بزرگتر مدت ده سال فراری بود و آخر بدست آسیا بانی در مرو در ششم بیت بهجری مقتول و دولت ساسانی منقرض گردید -

س۔ ہدایت سلطنت ساسانیان پر یہ قدر است؛

ج۔ مدت سلطنت ساسانیان چہار صد و پانزویہ سال طول کشید و یائے تخت آنها در مدائن نزدیک بغداد است۔

س۔ مملکت ایران چند سال در تصرف اعراب بود ؟

ج - مملکت ایران متجا وز از شش صد سال در تصرف

اعراب بود ولی در این مدت فقط دولیت سال اقتدار کامل داشتند۔
وباین واسطہ وضع زندگانی ایرانی ماورین مدت خیلے تغیر کرو۔

س۔ ظہور دولت اسلام در احوال ایرانی بالغیرے داد یا خیر؟
ج۔ چون اعراب مملکت ایران را تصرف کردند بسیارے از
ایرانی ہاسلمان شدند و زبان باعربی مخلوط شدہ خط ایرانی ہم منسوخ
و خط عربی یعنی کوفی و نسخ جائے آزا گرفت۔

س۔ مؤسس سلطنت ساسانی کیست و چه کار ہاکرودہ است؟
ج۔ مؤسس سلسلہ ساسانیان اسمعیل است کہ باو شاہے عادل و
عادل و بزرگ وار بودہ و از طرف خلفائے عباسی حکومت ماوراءالنہر
را داشت و در سال دولیت و ہفتاد و نہ ہجری با عمر ولایت صفاری
جنگ نمود و او را مغلوب کرد و دائرہ حکومتش وسعت یافت و مالک
خراسان سیستان بلخستان ترکستان۔ رے۔ اصفہان گردید۔

س۔ قاجاریہ در کجا مسکن داشتند؟
ج۔ قاجاریہ طایفہ بوند ترک کہ ابتدا در استر آباد نفوذ
پیدا کردہ بعد در حد و تحصیل تاج و تخت ایران برآمدند و فتح
علی خان و پسرش محمد حسن خان نیز جان خود را روے اس خیال
گذاشتند ولی عاقبت آغا محمد خان باین مقصود مائل گشت۔
س۔ آخرین بادشاہ قاجاریہ کیست و علت انقراض چلیست؟

ج۔ آخر میں پادشاہ قاجاریہ احمد شاہ است کہ بواسطہ عدم لیاقت و کفایت بکار مملکت توجہ نہ داشت و روز بروز خرابی و ہرج و مرج می افزود تا موقعی کہ درار و پابعلیش و غیرت مشغول بود مجلس شوری ملی او را از سلطنت خلع و بسطنت صدوسی پنج سالہ قاجاریہ خاتمہ دادہ و حکومت موقتی را بہ رضا خان پہلوی واگذار و انتخاب سلطنت برائے مجلس موسس واگذار شد۔

س۔ پس از خلع احمد شاہ کے بسطنت رسید ؟
ج۔ پس از یک ماہ و سنائیدگان مجلس موسساں در مرکز حضور ہم رسانیدہ و بیاس زحمات و خدمات بے پایاں اعلیٰ حضرت رضا خان پہلو سے سلطنت را با کثرت آراء مجلس مذکور با اعلیٰ حضرت ایشان تفویض گردید۔

س۔ مراسم تاجگذاری در چه تاریخ بعمل آمد ؟
ج۔ اعلیٰ حضرت پہلو سے در بیست و پنجم آذر ماہ شمس ۱۳۰۴ بہ تحت سلطنت جلوس نمود و بعد از دو ماہ دیگر والا حضرت شاپور محمد رضا فرزند خود را بولایت عمد سے منصوب و در چہارم اردی بہشت ۱۳۰۵ تاجگذاری نمود۔

انتخاب از روضہ حکم محمود طرزی

ثراپان، چه بود و چه شد

ثراپان مملکتی است در شرق اقصی و عبارت است از بعضی جزایر مجتہدہ مرکبہ کہ در بحر محیط کبیر شرقی و منتہائی شرق بر عقیدۂ افتادہ۔ قبل از چہل سال نامی و نشانی ازین مملکت بجز در صحایف بعضی تواریح و در اوراق بعضی کتب جغرافی وجود نہود۔ اٹالی این مملکت با دو دویو ہنہو و از منہج تمدن یکبارہ بیکسو بودند۔ در حین جلوس بادشاہ کنونی بجز معدودے چند در تمام مملکت کسے بکنا بہت و قرأت آشنا نہود۔ عرابہ و آلات نقلیہ بجز عرایہ مانے بارکش گاوے در آنما لک وسیع پیدا نہی شد۔ خوراک اٹالی اکثر از جیفہ بودے و مدرسہ طاعت عبارت از مدرسہ ہاسے کہنہ فرسودہ بود کہ تعلیم در انما بجز از خصایص دین بت پرستی و گمراہی چیزے نہود۔ کشتیہا سے آٹان از ساقہ درختان بزرگ کہ جوف شازا کا ویدہ بودند و در نہر ہا و سوا حلہاے دریا کہ آبش کم بودے در گشت و گزار بودندے کار و مشغولیت

شان بجز سفک دماء ہدیگز و غضب و نوب مال یکدیگر و گر چیزے نبود۔

ولی پس از جلوس این بادشاہ کنونی بدو سہ سال بناگماں از خواب غفلت بیدار شدند و بلا و خود را از چارو در میان دشمن بہ احاطہ دیدند بادشاہ عاقل این نکتہ مہم را درک نمودہ در صد و اصلاح حال ملک و ملت خویشین برآمد اول مجلس بسیار بزرگی از جمیع طبقات ملت خود منعقد ساخت۔ و خطابہ بسیار موثری برانان خواند۔ و احتیاجات و لوازمات ملک و ملت را یگانہ یگانہ برائے شان نمود حتی در اثنائے خطابہ از شدت تاثیر و کثرت تسکیر گلوگیر شدہ بگیریست۔ حضار مجلس نیز متاثر شدہ برائے گریستن گذاشتند۔ و ہمہ در آن مجلس ہمہ بیکبارگی در خصوص پیشرفت علوم و فنون و صنایع مابین خود با ہمین و دین خویشین سوگند یاد کردند۔ و از الوقت تا کنون کہ ہمہ از سی سال پیش نیست بجد و جہد ہر چہ تاثر برآبادی ملک خویش کوشیدند۔ و در فراہم آوردن۔ اسباب ترقی و تمدن و عمران بلدان خویش لطف کوتاہی نکردند۔ تا آنکہ امروزہ روز با دول متحدہ فرنگستان بنائے رقابت و ہم چہشی گذاشتند۔ و بلکہ براسنائقوق و برتری ہم جہتند

وازہمہ صنایع فرنگستان بے نیاز آمدند۔ کشتیہائے جنگی مانند کشتیہائے جنگی انگلیس آمادہ ساختند۔ وسی و پنجرار باب مدرسہ برائے آموختن علوم و فنون مختلفہ باز کردند کہ پیوستہ دران دو ملیون شاگرد برائے آموختن موجودند در صنایع و وقت کار از ہمہ فرنگان گویے سبقت ربودن۔

ہفت سال قبل ازین علم دولتی صادر گردید کہ تا پنج سال ہمگی باید نوشتن و خواندن را بیاموزند۔ پس ہمہ بیکبار بتدریس و تعلم انہماک ورزیدند کہ اکنون در جمیع ژاپان عدد مردمان بے سواد نسبت شش در صد رسیدہ است۔

یکماہ قبل ازین امتیازات دولیہ را بالکلیہ از بیخ برکنده ہمہ بیکانرا تا پنج قانون مملکت خود نمودند۔ دولت ایتالی درینخصوص ہرچہ احتجاج نمود بجائے نرسید۔ واردات شان اسال پچہل ملیون لیراے انگلیس بالغ گردید جمیع بلاد شان را بواسطہ راہ آہن بہدگیر پیوستند۔ لشکر شان در نظام و ترتیب با سپاہ بہترین دولے از فرنگستان پہلو پہ پہلو زدہ در میدان جنگ چابکی و چالاکي شازرا بتصدیق علمائے فن حرب فرنگستان بر جہانیان آشکارا ساختند۔

پار سال (۱) چهل و هشت هزار کتاب در علوم و فنون و صنایع
و غیره منطبق ساختند -

علاوہ برسد احتیاجات داخلہ مملکت اکثر ممالک فرنگ
اکنون بہ استعد و صنایع ایشان محتاج میباشند - دین شان
چون کیش بت پرستی بود و دیدند کہ این دین بکار شان نمی آید
بلکہ بایہ معطل و مستوجب عدم ترقی شایست لاجرم علمائے
افاضل بہر دیارے فرستادہ کتب ادیان موجودہ را از تمام
ملل روی زمین گردآورند و اکنون نزدیکیست کہ یک شریعت
منتهی برائے خود شان اتمام نمایند -

زبان شان چون خیلی ثقیل و مانند سان لگ لگ بود
دیدند کہ این نیز سبب تعطیل ترقی و تقدم شایست لهذا
علمائے لغت شناس برائے جمع لغات باکلاف و اطراف عالم
فرستادہ لغت ہر قوم و گروہی را بدست آوردند و لغتہ
را از آن میان برگزیدند کہ واراے جمع لغات مستعدہ میباشند
و بواسطہ آن از نوشتن و نقل کردن جمیع لغات اندہ ہزار ہائیکہ
باشد بامراعات حدود و قواطع و مضارج مخواہند شد - رخت
و لباس خود شان را منہای آداب تمدن یافتند اشکال رخت

سہ از پار سال مراد ۱۳۳۰ ہجریست کہ از آنوقت تا بحال ہزار ہا قدم پیشتر رفتہ اند -

والہدیہ جمیع ملل را جمع کرده از انہا طرز مخصوصی را برگزیدند۔
 آداب و اخلاق خودشان را پسندیدند پس قواعد مخصوصی
 برائے معاشرت یگانہ و بیگانہ برائے خود میساختند و ندیکہ کہ کسے
 را با اختلاف مشرب و مذہب از خود آزرده نکشند۔ عدد
 روزنامہ ہائے سیاسی و اخبارشان دو ہزار و دو عدد عدد
 جریدہ ہائے علمی و فنی آٹھ ہشتصد عدد و دو چاپ خانہ و مطبعہ
 سی و دو ہزار عدد اطباء کے قانونی شہادت نامہ دار
 ہفتاد و دو ہزار عدد دایہ و حکیمہ سی و نہ ہزار عدد
 کشتیہائے جنگی و غیرہ چار صد و سی عدد لشکر منظم معلم و دین
 آسایش ہشتصد ہزار و دو وقت جنگ ہر انچہ لازم شود
 چہ ہمہ لشکر اند و ہمہ آموختہ اند و ہمہ آزمودہ اند بارے
 اگر مفادات ترقی و تمدن این ملت کو بخش مند خرد پسند را
 خواہیم کہ بکاریم بخوبی دانیم کہ نتوانیم آفرین بریں سہی و غیرت
 و شائباش بریں ہمت و حب و طہیت۔

حصہ دوم

نظم

انتخاب از بوستان سعدی

ویساچہ

بنام جهاندار جان آفرین ؎	حکیم سخن بر زبان آفرین
خداوند بخشندہ و دستگیر	کہیم خطا بخش و پوزش پذیر
عزیزے کہ ہرگز درش سر تباخت	بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
سرباد شاہان گردن فراز	بدر گاہ او بر زمین نیاز
نہ گردن کشان را بگیرد بفرور	نہ عذر آوردان را براند بجور
و گر خشم گیرد بگردار زشت	چو باز آمدی باہر اور نوشت
اگر با پدر جنگ جوید کسے	پدر بیگمان خشم گیرد بے

وگر خویش راضی نباشد ز خویش
چو پیگالگانش براند ز پیش
وگر بنده چابک نیاید بکار
عزیزش ندارد خداوند گار
وگر بر رفیقان نباشد شفیق
بفرسنگ بگریز داز وے رفیق
وگر ترک خدمت کند لشکری
شود شاه لشکرکش از وے بری
ولیکن خداوند بالا و پست
بعضیاں در رزق بر کس نه بست

در عدل و رائے و تدبیر جہان داری

نگنجد کر مہمائی حق در قیاس
چہ خدمت گزار در زبان سپاس
خدا یا تو این شاه در ویش دوست
کہ آسائش خلق در ظل اوست
بے بر سر خلق پائینده دار
بتوفیق طاعت دلش زندہ دار
برو مند دار از درخت امید
سرش سبز و رویش بر حمت سفید
براه تکلف مرو سعد یا
اگر صدق داری بیار و بیا
تو حق گوے و خسر و حقائق شنو
تو منزل شناسی و شہ راہ رو
چہ حاجت کہ نہ کر سی آسمان
نہی زیر پائے قزل ار سماں
گو پایہ عزت بر افلاک نہ
بگور وے اخلاص بر خاک نہ
بطاعت بنہ چہرہ بر آستان
کہ این است سر جادہ راستان
اگر بندہ سر برین در بہنہ
کلاہ خداوندی از سر نہ بہ

چو طاعت کنی لبس شاہی پوش
 کہ پروردگار تو انگہ توئی
 نہ کشور خدایم نہ فرماند ہم
 چہ بر خیز و از دست و کردار من
 تو بر خیز و نیکی و ہم دسترس
 دعا کن شب چوں گدایاں بسوز
 کمر بستہ گردن کنشایں بردرت
 ز بے بندگان را خداوند گار

چو در ویش مخلص برآور خروش
 تو اٹائے در ویش پرورد توئی
 یکے از گدایان ایں در گم
 مگر دست لطف شود یار من
 و گرنہ چہ خیر آید از من یکس
 اگر می کنی پاد شاہی بروز
 تو بر آستان عبادت سیرت
 خداوند را بندہ حق گزار

حکایت

یکے دیدم از عرصہ رودبار
 چنان ہول زان حال برین نشست
 تبسم کنان دست بر لب گرفت
 تو ہم گردن از حکم داور پیچ
 چو خسرو بفرمان داور بود
 محاسن چوں دوست دارد ترا
 رہ ایں است روز طریقت متاب
 نصیحت کسے سود مند آیدش

کہ پیش آدم بر پلنگے سوار
 کہ ترسیدم پائے رفتن بہ بست
 کہ سعدی مدار آنچه دیدی شکفت
 کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو پیچ
 خدائیش نگہبان و یاور بود
 کہ در دست دشمن گزارد ترا
 بہ نگام و کاسیکہ خواہی بیاب
 کہ گفتار سعدی پسند آیدش

نیا ساید اندر دیار تو کس
 نیا بد بزدلیک دانایند
 برو پاس درویش محتاج دار
 رعیت جو بخند و سلطان درخت
 کن تا توانی دل خلق ریش
 اگر جاده بایدت مستقیم
 گزند کسانش نیاید پسند
 و گرد در شربت می این خوش نیست
 اگر پائے بندی رضا پیش گیر
 فراخی دران مرز و کشور خواه
 ز مستکبران دلاور مترس
 و گرد کشور آباد بیند بخواب
 خرابی و بدنامی آید ز جور
 رعیت نشاید به بیدار گشت
 مراعات دهقان کن از بهر خویش
 مروت نباشد بدی با کسی
 چو آسائش خویش خواهی و بس
 شبان خفته و گرگ در گو سفند
 که شاه از رعیت بود تاجدار
 درخت ای پسر باشد از بیج سخت
 و گرد میگنی میگنی بیج خویش
 ره پار سایان امید است و بیم
 که ترسد که در ملکش آید گزند
 دران کشور آسودگی بوی نیست
 و گرد یک سواره سر خویش گیر
 که دلتنگ بینی رعیت ز شاه
 ازان کونترسد ز داور بترس
 که دارد دل اهل کشور خراب
 بزرگان رسد این سخن را بغور
 که مرسلطت را پناهند و پشت
 که مزدور خوشدل کند کار پیش
 کز و نیگوی دیده باشی بس

حکایت

شنیدم که جمشید قرخ سرشت بسر چشمه بر بنگه نوشت
 بدین چشمه چوں مایه دم زدند بر قلند چوں چشم بر هم زدند
 گرفتیم عالم بر دی و زور ولیکن نبردیم با خود بگور
 چو بر دشمنی باشد دسترس مرغانش کور را همی غصه بس
 بدو زنده سرگشته پیراست به از خون او گشته درو است

حکایت

شنیدم که دارائے قرخ تبار ز لشکر جدا ماند روز شکار
 دواں آمدش گله بان به پیش شهنشه بر آورد تعلق ز کیش
 بصحر دراز دشمنان دار پاک که در خانه باشد گل از خار پاک
 بر آورد چوپان بدول خروش که دشمن نیم در هلاکم بکوش
 من آنم که اسپان شه پرورم بخندست درین مرغزار آورم
 ملک را دل رفته آمد بجای بخندید و گفت ای نکو میده ران
 زایاوری کرد قرخ سر و دل و گرنه زه آورده بودم بکوش
 نگهبان مرغی بخندید و گفت نصیحت زیاران نشاید نفست
 ندید پیر محمود و ران نکوست که دشمن نداند شهنشه زدوست

چنانست در مہتری شرط زلیست کہ ہر کترے را بدانی کہ کیست
 مرا بار باد در حضر دیدہ ۴ زخیل و چراگاہ پر سیدہ
 کنونت بہر آدم پیش باز ننیدانیم از بداندیش باز
 تو انہم من اے نامور شہر یار کہ آسے بروں آرم از صد ہزار
 مرا گلہ بانی بعقل است ورائے تو ہم گلہ خویش داری بیائے
 دران وار ملک از خلل غم لود کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود

حکایت

خبر یافت گردن کشے در عراق کہ میگفت مسکینے از زیر طاق
 تو ہم بر درے ہستی امید وار پس امید بر در نشیناں بر آرد
 دل درد سنداں بر آور زبند کہ ہر گز نباشد دلت درد مند
 پریشانی خاطر داد خواہ بر اندازد از مملکت پادشاہ
 تو خفتہ خنک در حرم نیمروز غریب از بروں گو بگر ما بسوز
 ستاندہ داد آں کس خداست کہ نتواند از پادشہ دادخواست

گفتار

مہازور سندی مکن بر کہاں کہ بر یک منطقی نماند جہاں
 سر پنجہ ناتواں بر پیچ ۴ کہ گردست یابد بر آید ہیچ

مہر گفت پائے مردم ز جہاے
 دل دوستان جمع بہتر کہ گنج
 میبازد در پائے کار کسے
 تحمل کن اے ناتوان از قوی
 بہت بر آرزستیزندہ شور
 لب خشک مظلوم را گو محند
 بیانک دہل خواجہ بیدار گشت
 خورد کاروانی غم بار خویش
 گرفتہ کنز افتاد گاہ نیستی
 کہ عاجز شوی گرد آئی ز پائے
 خربینہ تنی بہ کہ مردم برنج
 کہ افتد کہ در پایش آفتی بسے
 کہ روزے توانا ترا زوے شوی
 کہ بازوے بہت بہ از دست زور
 کہ دندان ظالم بخوابند کند
 چہ داند شب پاساں جوں گزشت
 نسوزد دلش بر خریش ریش
 چو افتادہ بینی چہر الیستی

حکایت

یکے بر سر شاخ و بن می برید
 بگفتا گر این مرد بد می کند
 نصیحت سجات است اگر بشنوی
 کہ فردا بد اور برد خسروے
 چو خواہی کہ فردا بدی مہتری
 کہ چون بگزر دہر تو این سلطنت
 کن پنجہ از ناتواناں بدار
 خداوند بساں نگہ کرد و دید
 نہ با من کہ بالفرض خود می کند
 ضعیفان میفکن بگفت قوی
 گدائے کہ پیشت نیز د جوے
 ممکن دشمن خویشتن کہتری
 بگم و بکس آن گداواست
 کہ گر بقلندت شوی شرمسار

که زشتست در چشم آزادگان بیفتادون از دست افتادگان
 بزرگان روشن دل نیک بخت بفرزانی تاج بردند تخت
 بد بنالِ راستان گنج مرو و گراست خواهی ز سمدی شنو

در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقلان

نکوکار مردم نباشد بدش نورزد کسے بد که نیک آیدش
 شرانگیز سیم در سر شیر رود چو کشوم که با خانه کمتر رود
 اگر لقمع کس در نهاد تو نیست چنین جو هر و سنگ خارا یکمست
 غلط گفتم اے یار شایسته خوے که لقمعت در آهین و سنگ و رو
 چنین آدمی مرده به تنگ را که بروے فضیلت بود سنگ را
 نه هر آدمی زاده از دد به است که دوز آدمی زاده بد به است
 به است از دد انسان صاحب خرد نه انسان که در مردم افتد چو دد
 چو انسان نداند بجز خورد و خواب گدایش فضیلت بود بر دواب
 سوار گلوں بخت بے راه رو پیاده بر دزو بر فتن گرو
 کسے دانه نیک مردی نه کاشت گز و خرمن کام دل بر نه داشت
 نه هر گز شنیدیم در عمر خویش که بد مرد را نیکی آمد به پیش

حکایت

شنیدم که از نیک مردی فقیر
 مگر بر زبانش حق رفته بود
 بزندان فرستادش از بارگاه
 زیاران یک گفتش اندر نهفت
 رسانیدن امر حق طاعت است
 همارم که در خیفه این راز رفت
 بجنید کوطن پیوده برد
 غلامی بدویش برد این پیام
 که دنیا بهین ساعتش نیست
 نه گردشگیری کنی خرمم یو
 ترا گر سپاه است و فرمان و گنج
 تو گر کامرانی به فرمان و گنج
 بدر و از هر مرگ چوں در شویم
 منه دل بری دولت پنج روز
 نه پیش از تو پیش از تو اند و خفته
 چنان زی که ذکر است به تحسین کنند
 دل آزرده شد بادشاه کبیر
 ز گردن کشتی بروی آشفته بود
 که زور آزمایست بازوی شاه
 مصالح نبود این سخن گفت گفت
 ز زندان نه ترسم که یک ساعت است
 حکایت گوش ملک باز رفت
 نداند که خواهد در آن جس مرد
 بگفتا بخم و بگو اے غلام
 غم و خرمی پیش درویش نیست
 نه گرد سر بری در دل آید غم
 و گردن فرومانده و ضعف و رنج
 مرا اگر عیال است و حرمان و رنج
 یک هفته با هم برابر شویم
 حق خویش را با آتش بسوز
 به بیداد گردن جهان سوختند
 چو مردی نه بر گور انفریل کنند

نباید به رسم بد آئین نهاد
 که گویند لعنت بران کیس نهاد
 وگر سر بر آید خداوند زور
 نیزیرش کند عاقبت خاک گور
 بفرمود دل تنگ روئے از جفا
 که بیرون کنندش زبان از قفا
 چنین گفت مرد حقائق شناس
 ازین هم که گفتی ندارم براس
 من از بے زبانی ندارم غم
 که دادم که ناگفته داند چه
 اگر بے نوائی برم درستم
 عروسی بود نوبت ماتم
 گرت نیک روزی بود خامتم

گفتار اندر نواختن بیتیاں و رحمت بر حالت ایشان

پدر مرده را سایہ بر سر فلک
 غبارش بيفشا و خاکش بکن
 ندانی چه بپوش فرموده سخت
 بود تازه بے پنج هرگز درخت
 چو بینی پیتھے سر افکنده پیش
 بدہ بوسہ بروئے فرزند خویش
 یتیم آر بگرید کہ نازش خرد
 وگر خشم گیرد کہ بارش برد
 آلتا نگرید کہ عرش عظیم
 بلرزو ہے چوں گرید یتیم
 برحمت بکن آتش از دیدہ پاک
 بشفقت بيفشا نش از چہرہ خاک
 اگر سایہ خود برفت از سرش
 تو در سایہ خویشین پرورش
 من انگہ سر تا جور داشتم
 کہ سر در کنار پدر داشتم

اگر برو بودم نشسته گس
پریشان شدی خاطر چند کس
کنوں گر بزندان برندم اسیر
ناباشد کس از دوستانم نصیر
مرا باشد از دور و طفلان خبر
که در طفلی از سر برستم پدر

حکایت در شمره نیکو کاری

کسی دید در خواب صدر خجند
که خارے زپایان یتیم بکند
بہی گفت و در روضہ ہامی چید
کز ان خار بر من چہ گلہا و مید
مشو تا توانی ز رحمت بری
کہ رحمت بر بندت چو زحمت بری
چو انعام کردی مشو خود پرست
کہ من سرورم دیگرے زیر دست
اگر تیغ دورانش انداخت
نہ شمشیر و دوران ہنوز آخت
چو بینی دعا گوے دولت ہزار
خداوند را شکر لغت گداد
کہ چشم از تو دارند مردم بے
نہ تو چشم داری بدست کسی
کرم خواندہ ام سیرت سروران
غلط گفتم اخلاق پیغمبران

حکایت در اخلاق پیغمبران

شنیدم کہ یک ہفتہ ابن السبیل
نہاید بہ مہمان سرائے خلیل
ز فرخندہ خوئی نخوردے بگاہ
مگر بے لوائے در آید ز راہ
برون رفت و ہر جا بنگرید
بر اطراف وادی نگہ کرد و دید

بہ تنہا یکے دریا باں چو بید
 بہ دلداریش مر جائے بگفت
 کہ اے چشمائے مرا مرد مک
 نعم گفت و برجست و برداشت گام
 رقیبان مہمان سرائے خلیل
 بفرمود و ترتیب کردند خواں
 چو بسم اللہ آغاز کردند جمع
 چش غفلت اسے پیر ویرینہ روز
 نہ شرط است وقتیکہ روزی خوری
 بگفتا نکیرم طریقت بدست
 بدانت چہ نیمبر نیک قال
 بخواری براندش چو پیگانہ دید
 سروش آمد از کردگار جلیل
 منش داودہ صد سالہ روزی و جاں
 گراومی برد پیش آتش سجود
 سرومولش از برف پیری سفید
 برسم کریاں صلائے بگفت
 یکے مردمی کن بناں و نمک
 کہ دانت خلقتش علیہ السلام
 بعزت نشانند پیر ذلیل
 نشستند و بر ہر طرف ہنگنان
 نیامد ز پیرش حدیث بہ سمع
 چو پیراں نئے بنیت صدق و سوز
 کہ نام خداوند روزی بری
 کہ بشنیدم از پیر آفر پرست
 کہ گہرست پیر تہ بودہ حال
 کہ منکر بود پیش پا کاں پلب
 بہ ہیبت ملاست کناں کاٹے خلیل
 ترالفت آمد از ویک زمان
 تو بایس حرامی بری دست جود

گفتار اندر احسان با صر و م نیک و بد

گرہ بر سر بند احسان مرن کہ ایں زرق و شیدت و آن مکرو فن

زیاں می کند مرد تفسیر وان که علم و ادب می فروشد بنان
 کجا عقل با شرع قوتی دهد که مرد خرد و دین بد نیا دهد
 ولیکن تو بتناں که صاحب خرد از ارزان فروشاں بر عبت خرد

حکایت پدر مسک و فرزند جوان مرد

یکے رفت و دنیا از و یادگار خلفت بود صاحب دلے ہوشیار
 نہ چوں مسکاں دست بر زر گرفت چو آزادگاں دست از و برگرفت
 زور ویش جارا نمائے برش مسافر بہ مہمان سرائے اندر ش
 دل خویش و بیگانہ خر سند کرد نہ ہچوں پدر سیم وزر بند کرد
 ملائت کنے گفتش اے بادوست بیک رہ پریشاں مکن ہر چہست
 بساے تو ان خرمن اند و ختن بیک دم نہ مردی بود سو ختن
 چو در تنگ دستی نداری شکیب نگہدار وقت فراخی حسیب

مشکل

بہ دختر چہ خوش گفت بالوب دہ کہ روز نوا برگ سختی چہ
 ہمہ وقت پر دار مشک و سنوے کہ پیوستہ در وہ روان نیست چوے
 بد نیا تو ان آخرت یافتن بزر پیچہ دیو بر تا فتن
 ز دست تھی بر نیاید امید بزر بر کنی چشم دیو سفید

و گر هر چه داری بکف بر نمی
گدایان بسی تو هرگز قوی نگردند و ترسم تو لاغر شوی

باز آدم بحکایت فرزند خلف

چو شماع خیر این حکایت گفت
پراگنده دل گشت از آن گفتگو
ز غیرت جوان مرد در ارگ بجفت
بر آشت و گفت اے پراگنده گو
مرا دستگا به که پیرامن است
نه ایشان به خست نمکدراشتند
بدستم بهقاد مال پدر
همان به که امروز مردم خورند
خورد پوش و بخشای و راحت زل
برند از جهاں با خود اصحاب را
زیر لغت اکنون بدو کان نشست
به دنیا توانی که عقبه خرمی

پدر گفت میراث حد من است
بخسرت بمردند و بگذاشتند
که بعد از من افتد بدست پسر
که فروایس از من به لینا برند
نگه مے چه داری ز بهر کساں
فرومایه ماند بحسرت بجائے
که بعد از تو بیرون ز فرمان نشست
بختر جان من ورنه حسرت خوری

حکایت اندر راحت رسانیدن بهمسایگان

بزار بد وقت زنی پیش شوے
بیا زار گندم فروشان گراے
که دیگر محزنان ز بقال کوے
که این جو فروش است و گندم نما

نہ از مشتری کا ز وحام گس
 بدلداری آن مرد صاحب نیاز
 بہ امید مالکہ آن جا گرفت
 رہ نیک مرواں آزادہ گیر
 بجنشائے کائنات کہ مرد حقہ
 جواں مرد اگر راست خواہی ولی است
 بیک ہفتہ رویش ندیدست کس
 بزن گفت کاسے روشنائی بساز
 نہ مروی بود نفع از دوا گرفت
 چو استادہ دست افتادہ گیر
 خریدار دکان بے رونق اند
 کرم پیشہ شاہ مرواں علی ست

حکایت

شنیدم کہ مردے براہ حجاز
 چنان گرم نہ در طریق خداے
 باختر ز وسواس خاطر پریش
 بہ تلبیس ابلیس در چاہ رفت
 گرش رحمت حق نہ دریافتے
 یکے ہالفت از غیب آواز داد
 پندار گر طاقتے کردہ مؤ
 باحسانے آسودہ کردن دے
 بہر خطوہ کردے دور کعت نماز
 کہ خار مغیلاں بکندے زیادت
 پسند آمدش در نظر کار خویش
 کہ نتوان ازین چو تیراہ رفت
 غرورش سر از جادوہ بر تافتے
 کہ اے نیک بخت مبارک نماو
 کہ نزدی بدین حضرت آوردہ
 بہ از الف رکعت بہر منزله

حکایت

بسر تنگ سلطان چنین گفت زن
 برو تا ز خوانت نصیب دہند
 بگفتا بود مبلغ امروز سرو
 زن از نا امید ی سر انداخت پیش
 کہ سلطان ازین روزہ کوئی چہ نہ خواست
 خوردنہ کہ خیرش بر آید ز دوست
 سلم کسے را بود روزہ داشت
 و گر نہ چہ حاجت کہ رحمت بڑی
 خیالات نادان خلوت نشین
 صفائے ست در آب و آئینہ نیز
 کہ خیراے مبارک در رزق زن
 کہ فرزند گانت بہ سختی درند
 کہ سلطان بشب بیت روزہ کرد
 ہی گفت با خود دل فاقہ ریش
 کہ افطار او عید طفلان باست
 بہ از صائم اللہ ہر دنیا پرست
 کہ در ماندہ را و بدتان چاشت
 ز خود باز گیری و ہم خود خوری
 ہم بر کند عاقبت کفر و دین
 ولیکن صفارا بیاید میسر

حکایت در معنی احسان یا خلق خدا

یکے در بیابان سگے تشنہ یافت
 کدو کو کر دآن پسندیدہ کیش
 بخدمت سیاں بست و باز و کشاد
 خبر داد پیغمبر از حال مرد
 برون از رمق در حیاتش نیافت
 چو جیل اندران بستہ دستار خویش
 سگ ناتوان را دے آب داد
 کہ داو و گناہاں او عفو کرد

الا گر جفاکاری اندیشه کن
 کسے با سگے نیکوئی گم نہ کرد
 کرم کن بران کت برآید ز دست
 گرت در بیابان نباشد چه
 به قطار زربخش کردن ز گنج
 بر و هر کس بار در خورد زور
 تو با خلق نیک کن اے نیک بخت
 گراز پا در آید نماند اسیر
 به آزار فرماں مدہ بر رسی
 چو تنگین و جاہت بود بر دوام
 کہ افتد کہ با جاہ و تنگین شود
 نصیحت شنو مردم نیک بین
 خداوند خرم زیاں مے کند
 بہر سد کہ لغت بہ مسکین دہد
 بسا زور سدا کہ افتاد سخت
 دل زیر دستاں نباید شکست
 کرم پیشہ گیر و وفا پیشہ کن
 کجا گم شود خیر بایک مرد
 جہان بان در خیر بر کس نہ بست
 چراغ بنہ در زیارت گے
 نہ چندان کہ دنیا رے از دست رنج
 گران است پیش بلخ پایے مور
 کہ فردا نگردد خدا با تو سخت
 کہ افتادگان را بود دستگیر
 کہ باشد کہ افتد لغزماں دہی
 مکن روز بر مرد در ویش عام
 چو بیدق کہ ناگاہ فریز شود
 نباشد در و ہیچ دل کم کین
 کہ بر خوشہ چین سرگراں می کند
 وزان بار عم بر دل ایں بند
 بس افتادہ را یاوری کرد بخت
 مبادا کہ روزے شود زیر دست

حکایت

یکے سیرت نیک مرداں شنو اگر نیک مردی و پاکیزہ رو

کہ شبلی ز حالت گندم فروش
 نگہ کرد مورے دران غلہ دید
 ز رحمت برو شب نیارست خفت
 مروت نباشد کہ این موریش
 درون پراگندگان جمع دار
 چه خوش گفت فردوسی پاک زاد
 سیار از مورے کہ دانہ کش است
 سیاہ اندرون باشد و سنگدل
 مزین بر سر ناتوان دست زور
 نہ بخشد بر حال پروانہ شمع
 گر فتم ز تو ناتوان تر بے است

گفتار اندر جوان مروی و ثمرہ آن

بخش اے لیر کا آدمی زادہ حبیب
 عدو را بہ الطاف گردن بہ بند
 چو دشمن کرم بیند و لطف وجود
 مکن بد کہ بد بینی از یار نیک
 چو باد و ستار گیری و تنگ

با احسان توان کرد وحشی بقید
 کہ نتوان بریدن بہ تیغ این گند
 نیاید دگر خست از دور وجود
 نہ وید ز تخم بدی بار نیک
 نخواہد کہ میند ترا نقش و رنگ

وگرخواجہ بادشہاں نیک خوست
بے بر نیاید کہ گردند دوست
حکایت در معنی صید کردن دلہا با حسان

برہ در یکے پیشم آمد جوان
بد و گفتم این ریشمان ست و بند
سبک طوق وز بخیر از و باز کرد
برہ همچنان در پیشمے دوید
چو باز آمد از عیش و بازی بجایے
نہ این ریشمان مے برد با منش
بہ لطفے کہ دیدست پیل دمان
بدان را نوازش کن اے نیک مرد

بہ تنگ در پیشمے گوسفندے دوان
کہ مے آر داند ریت گوسفند
چپ و راست پوئیدن آواز کرد
کہ چو خور وہ بود از کف مرد و نوید
مرا دید و گفت اے خداوند راے
کہ احسان کن ریت در گردنش
نیارد ہے حملہ بر پیلان
کہ سگ پاس دار و چونان تو خورد

حکایت دختر حاکم در روزگار پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام

شہیدم کہ طے در زمان رسول
فرستاد لشکر بشیر و ہندیر
بفرمود کشن بہ شمشیر کین
ز نے گفت من دختر حاکم
کرم کن بجایے من اے محترم
شہ کروہ منشور ایماں قبول
گرفتند از ایشان گروہ ہے ایمر
کہ ناپاک بودند و ناپاک دین
بخوانند ازین نامور حاکم
کہ مولاے من بود ز اہل کرم

بفرمان پیغمبر پاک راے ۴
 دران قوم باقی نہادند تیغ
 بزاری بشمشیر زن گفت زن
 مروت چو بنیم ربائی ز بند
 چہ گفت گریاں بر آواز طے
 بنجیدش آن قوم و دیگر عطا
 کشتا وند زنجیرش از دست و پائے
 کہ راستند سیلاب خون بے دریغ
 مرا نیز با جملہ گردن بزن
 بہ تنہا و یار نام اندر کند
 بہ سمع رسول آمد آواز وے
 کہ ہرگز نہ کرد اصل و گوہر خطا
 حکایت در آزاد مردی حاتم و ذکر پادشاہ اسلام

ز بنگاہ حاتم یکے پیر مرد
 ز راوی چنین یاد دارم خبر
 زن از خیمہ گفت این چہ تدبیر بود
 شنید این سخن نام بردار طے
 گراو در خور حاجت خویش خواست
 چو حاتم بہ آزاد مردی دگر
 ابو بکر سعد آن کہ دست نوال
 رعیت پناہا دلت شاد باد
 سہرا از و این خاک فرخندہ بوم
 چو حاتم اگر نیستے فروے
 طلب وہ درم سنگ فانیز کرد
 کہ پیش فرستاد تنگ شکر
 ہماں وہ درم حاجت پیر بود
 بخندید و گفت اے دلارام حے
 جو انہر دی آل حاتم کہجاست
 زد دوران گیتی نیاید مگر
 نہد ہمتش بر دہان سوال
 بہ سیت مسلمان آباد باد
 ز عدلت براقلیم یونان دروم
 نہر دے کس اندر جہاں نام طے

شنا ماند از آن نامور در کتاب
که حاتم بدان نام و آوازه خواست
ترا هم شنا ماند و هم ثواب
که حاتم بدان نام و آوازه خواست
ترا سعی و جفا از برای خداست
و صیت همین یک سخن بیش نیست
که چندان که جهدت بود خیر کن
ز تو خیر ماند ز سعی سخن

حکایت در حلم پاوشا بهان

یکی را خرے در گل افتاده بود
بیابان و باران و سرما و سیل
ز سودااش خون در دل افتاد بود
همه شب درین غصه تا بامداد
فریشت ظلمت بر آفاق ذیل
نه دشمن برست از زبانش نه دوست
سقط گفت و نفرین و دشنام داد
نه سلطان که آن بوم و برزان او
قضا شاه کشور یکی نام جوے
به پنجه که بد به چوگان و گوے
شنید آن سخن بامے دور از صواب
نه صبر شنیدن نه روی جواب
نگه کرد سالار اقلیم و دید
که بر پشت ماجرا می شنید
که سوداے این برمن از بهر پست
تلک شرکیں در خشم بنگریت
که نگذاشت کس را نه دختر زن
کی گفت شاه با به تیغش بر زن
خودش در بلا وید و خرد در خل
نگه کرد سلطان عالی محل
فرو خور دشمن سخن بامے سرو
به بنشد بر حال مسکین مرد
چونیکو بود مهر در وقت کین
زرش داد و اسب و قبا پوشتن

شنیدم کہ معزورے از کبرست
 بہ گنجے فروماندہ بنشت مرد
 شنیدش یکے مرد پو شنیدہ چشم
 فروگفت و بگریست بر خاک کوے
 بگفت اے فلان ترک آزار کن
 بخلی و فرمایش گریبان کشید
 بر آسودہ درویش روشن ہناد
 شب از زر گمش قطرہ چندے چکید
 حکایت بشہر اندر افتاد و جوش
 شنید این سخن خواجہ سنگ دل
 بگفتا حکایت کن ای نیک بخت
 کہ بر کردت این شمع گیتی فروز
 تو کو تہ نظر بودی و سست رائے

در خانہ بر روی سائل بہ لبست
 جگر گرم و آہ از لہ سینہ سپرد
 بگفتا چہ در تابست آورد و چشم
 جہائے کزان شخصش آمد بروے
 یک اشبہ بنزد من افطار کن
 بہ منزل در آوردش و خوان کشید
 بگفت ایزدت روشتائی دہاد
 سحر دیدہ بر کرد و دنیا بدید
 کہ بے دیدہ دیدہ بر کرد و دوش
 کہ برگشت درویش از و تنگدل
 کہ چوں سہل شد بر تو این کار سخت
 بگفت اے ستم گارہ آشفتم روز
 کہ مشغول گشتی بہ چیزار ہمائے

بروے سن این در کسے کرد باز کہ کردی تو بروے او در فراز
 اگر بوسہ بر خاک مردان زنی بہر دی کہ پیش آیدت روشنی
 کسانے کہ پوشیدہ چشم دل اند ہمانا کزیں تو تیا غافل اند
 چو برگشتہ دولت ملامت شنید سر انگشت حسرت بدندان گزید
 کہ شہباز من صید دام تو شد مرا بود دولت بنام تو شد
 کسے چوں بدست آورد جبرہ باز فرو بردہ چوں موش دندان باز

گفتار اندر ولداری خلقے تا برسند باہل ولے

اَلَا گر طلبگار اہل دلی ۴ ز خدمت مکن یک زمان غافل
 خورشیدہ بدرج و بک و حمام کہ یک روزت افتد ہائے بدام
 چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی امیدست ناگہ کہ صیدے کنی
 دُورے ہم بر آید ز چندین صدف ز صد چوبہ آید یکے بر ہدف

گفتار اندر نظر در صنع باری تعالیٰ

شب از پیر آسایش است در روز مہ روشن و مہر گیتی فروز
 سپہ از برائے تو فراش وار ہے گستر اند بساط بہار
 اگر باد و برف ست و باران و میخ و گر زعد چو گان زند برق تیغ
 ہمہ کاد و ارمان فرمان برند کہ تخم تو در خاک می پرورند

دگر تشنه مانی ز سستی مجوش
 ز خاک آورد رنگ و بوی و طعام
 غسل داد از نخل و تن از هوا
 همه نخلندان بجایند دست
 خور و ماه و پروین برائے تواند
 ز غارت گل آورد و از نافه مشک
 بدست خود چشم و ابرو نگاشت
 توانا که آن نازنین پرورد
 بجان گفت باید نفس بر نفس
 خدایا دلم خون شد و دیده ریش
 نگویم دد و دام و مور و سگ
 هنوزت سپاس اند که گفته اند
 برو سعد یادست و دفتر نشوے

گفتار اندر عنایت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

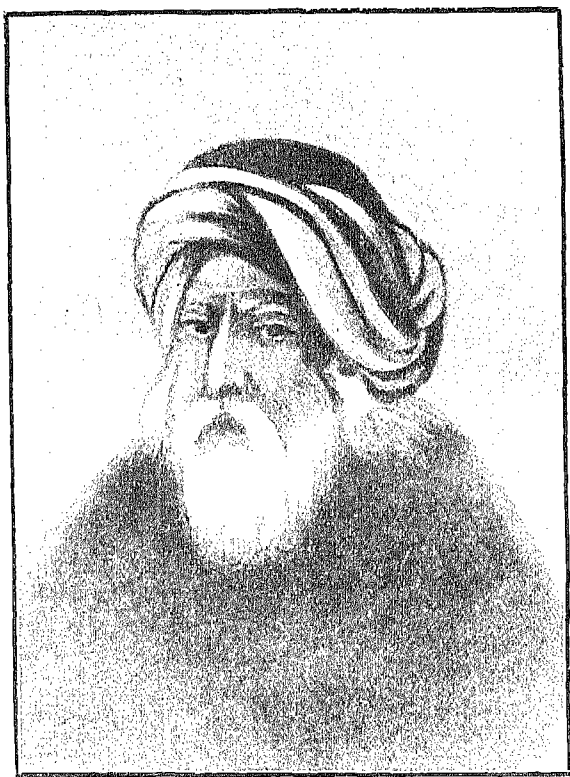
جوانان را طاعت امروز گیر
 چراغ دولت هست و نیروی تن
 که فردا جوانی نیاید زیر
 من این روز را قدر نشناختم
 چو میدان فراخ ست گوی بزن
 بدانستم اکنون که در باختم

قصار روزگارے زمن در ز بود
 کہ ہر روزے ازوے شب قد بود
 چہ کوشش کند پھر خریز بار
 تو میرو کہ بر باد پائی سوار
 شکستہ قدح گر بہ بندہ چست
 نیاورد خواهد بہائے درست
 کنون کا وفادت بغفلت ز دست
 طریقہ ندارد بجز بار بست
 کہ گفت بہ جیہوں در انداز تن
 چوں افتاد ہم دست و پایے زن
 بغفلت بدادی ز دست آب پاک
 چہ چارہ کنون جز تیمم بخاک
 چو از چابکان درد دیدن کرد
 خبر دی ہم افتان و خیزان برو
 گر آن باد پایان بر قند تیز
 تو بے دست و پایے از نشستن بجز

انتخاب از شاهنامه فردوسی

نبرد رستم با سهراب

باورد که رفت و نیزه گرفت
 یکی تنگ میدان فرو ساختند
 نماد ایچ بر نیزه بند و سنان
 بشیر هندی در آویختند
 بزخم اندروں تیغ شد ریز ریز
 گرفتند از آن پس عمود گران
 ز نیز و عمود اندر آمد بخشم
 ز اسپان فروریخت بر گستوان
 فرو ماند اسب و دلاور ز کار
 تن از خوئے پر آب و دهاں پر زخا
 یک از دیگر استاد آنگاه دور
 بدل گفت رستم که هرگز ننگ
 مرا خوار شد جنگ دیو سپید
 ہی ماند از گفت مادر شکفت
 بکو تاه نیزه ہی باختند
 بچپ باز بردند هر دو عنان
 ہیں ز آہن آتش فرو ریختند
 چه رزمی که پیدا کند رستخیز
 ہی کو فتنه آن بر ایں ایں بران
 چمان باد پایاں و گردان و ژرم
 زره پاره شد بر میان گوان
 کیے رانہ بدوست و بازو ش یار
 زبان گشته از تشنگی چاک چاک
 پراز در دباب و پراز رنج پور
 ندیدم کہ آید بد نیسان بجنگ
 ز مروی شد امر و ز دل نا امید



فردوسي

ز دست یکے ناسپرده جهان
 بسیری رسانیدم از روزگار
 چو آسوده شد پاره هر دو مرد
 بزه بر نهادند هر دو کس
 زره بود خفتان و بر بسیار
 بهم تیر باران نمودند سخت
 غمیں شد دل هر دو از یکدگر
 تهمتن اگر دست برد بنگ
 بزور از زمین کوه برداشته
 کمر بند شهاب را چپاوه کرد
 میان جوان رانه بد آگهی
 فرو داشت دست از کمر بند او
 دو شیر او زن از جنگ سیر آمدند
 دگر باره شهاب گرز گراں
 بزد گرز و آورد کتفش بدرد
 بخندید شهاب و گفت ای سوار
 بزیر اندرت رخس گوی خراست
 مرا حمت آید تو بر ز دل

نه گردے نه نام آورے از مہمان
 دو لشکر نظازہ بدیں کارزار
 ز آزار جنگ وز تنگ و نبرد
 یکے سالخورده دگر نو جوان
 ز کلک وز پیکان نیامد زیان
 تو گوی فرو رخت برگ درخت
 گرفتند هر دو دوال کس
 بکندے سیر سنگ را روز جنگ
 گران سنگ را موم پنداشته
 کہ از زمین بجنباند اندر نبرد
 پماند از مہر دست رستم تہی
 شکفتی فرو ماند از بند او
 تہ گشتہ و خستہ دیر آمدند
 ز زمین بر کشید و بیفش و راں
 بہ پیچید و درد از دلیری بخورد
 بزخم دلیراں نہ پاندار
 دو دست سوا از مہر بد تراست
 کہ از خونت آغشتہ گشتست گل

بدو گفت رستم که شد تیرہ روز
 بکشتی گیریم فسر دا پگاہ
 رفتند و روے هوا تیرہ گشت
 تو گفتی ز جنگش سرشت آسمان
 دگر بارہ زیر اندرش آہن است
 شب تیرہ آمد سوے لشکرش
 سپاہ سودہ از جنگ و زاہن سرش
 کشتی گرفتن رستم و سہراب و رہائی یافتن رستم از و بچارہ

چو خورشید رخشان بگستر و پر
 شہمن پو شد ہر سیاں
 بیامد بدان دشت آورد گاہ
 و زان روے سہراب با انجمن
 بہو ماں چنن گفت کال شیر مرد
 ز بالائے من نیست بالاش کم
 برو کتف و بالاش ہمانند من
 ز پائے و رکیش ہی مہر من
 نشانہاے مادر سیاہم ہئی
 گمانے برم منکہ اور ستم است
 سہ زاغ پرآں فرو برد سر
 نشست از براژدہاے دماں
 نہادہ ز آہن بہ سر بر کلاہ
 ہیزم اندروں بود بار و وزن
 کہ بامن ہمیں گرد و اندر ہزد
 ہرزم اندروں دل ندارد و ڈرم
 تو گوئی کہ دانندہ ہرزد رسن
 بچند بشرم آورد چہر من
 بدل نیز نختے بہت ہم ہی
 کہ چون او نہر دہ بکشتی کم است

نباید کہ من با پدر جنگجو
 زداوار گردم بے شرمناک
 نباشد امید سراے دیگر
 بدو گفت ہواں کہ درکار زار
 بدیں رخس ماند ہی رخس او
 پوئید سہراب خفتان رزم
 بیاد خروشان بدان دشت جنگ
 ز رستم پرسید خنداں دولب
 کہ شب چوں بدی روز چوں تختی
 ز کت بفرکن این تیرو شمشیر کیں
 نشینم ہر دو سپا دہ بہم
 بہ پیش ہماں دار پیمان کنیم
 ہماں تا کسے دیگر آید بہ رزم
 دل من ہی بر تو مہر آورد
 ہمانا کہ داری ز گرداں نژاد
 ز نام تو گردم بے جستجو
 ز من نام پناہاں نبایدت کرد
 مگر پور دستان سام ملی

شوم خیرہ رو اندر آرم بدو
 سپہ روم از سرتیرہ خاک
 نباید کہ رزم آورم یا پدر
 رسید است رستم بہن چند بار
 ولیکن ندارد پئے و پخش او
 سرش پرز رزم و دلش پرز رزم
 جنگ اندرون گرزہ گاورنگ
 تو گفتی کہ با او ہم بود و شب
 بہ پیکار دل بر چہ آراستی
 بزین جنگ بیداو را بر زمین
 بہ مے تازہ داریم روے درم
 دل از جنگ جستن پشیاں کنیم
 تو با من بسازو بیارے بزم
 ہی آب شرمم بکھر آورد
 کنی پیش من گوہر خویش یاد
 نگفتند با من تو با من بگو
 چو گشتی تو با من کنوں ہم خبرد
 گزین نامور رستم ز ابلی عو

بد و گشت رستم که اے نامجوے
 ز کشتی گرفتن سخن بود دوش
 بد و گشت سہراب کائے مرد پیر
 مرا آرزو بد کہ بر بستر
 اگر ہوش تو زیر دست نیست
 زاسپان جنگی فرود آمدند
 بہ بخت بر سنگ اسب نبرد
 پوشیران بکشتی بر آویختند
 بزودست سہراب چوں پیلست
 کمر بند رستم گرفت و کشید
 برستم در آویخت چوں پیلست
 یکے لغزہ بر زد پر از خشم و کین
 نشست از بر سینہ پیلست
 بگردار شیریکہ بر گور نہ
 یکے خنجر آگہوں بر کشید
 نگہ کرد رستم با و از گفت
 سہراب گفت اے پیل شیرگیر
 دگر گونہ این با شد آئین ما

نگر دیم ہرگز چہیں گفتگوے
 نگیرم فریب تو زین در کموش
 چرا نیست پندے ست جا بپیر
 بر آید ہنگام ہوش از برت
 بفرمان یزداں بر آرم ز دست
 ہشیوار با کبر و خود آمدند
 بر خند ہر دو رواں پر زد و زد
 ز تنہا خوی و خون ہی ریختند
 پوشیرد مندہ ز جادو بخت
 ز لبس زور گفتی زین بر درید
 بر آوردش از جائے و ہنارست
 بزورستم شیر را بر زمین
 پر از خاک چنگال روی و دہن
 زند دست گور اندر آید لہر
 ہی خواست از تن سرش را برید
 کہ این راز باید کشاد از نہت
 کند افکن و گردو شمشیر گیر
 جز این با شد آرایش دین ما

کسے کو بگشتی نبرد آورد ۴
 شختین کہ پشتش نهد بر زمین
 اگر بار دیگرش زیر آورد
 روا باشد از سر کند زو مجدا
 بدین چاره از جنگ نراژد ما
 دلیر و جوان سر بگفتار پیسر
 یکے از دلیری دوم از زمان
 رہا گردش از دست و آند بدشت
 ہی کرد بخیر یادش نبود
 چو رستم ز جنگ دے آزاد گشت
 خوانمان بشد سوے آب رواں
 بخورد آب و روے و سر و تنش
 بز غم بنالید بر بے نیاز
 شنیدم کہ رستم ز آغاز کار کو
 کہ گر سنگ را اولسر بر شدے
 از آن زور پیوسته رنجور بود
 بنالید بر کردگار جہاں
 کہ بخت ز زورش ستاند ہی

سیر مہترے زیر گرد آورد
 نبرد سرش گر چہ باشد یکیں
 با فکندش نام شیر آورد
 بدیں گونه بر باشد آئین ما
 ہی خواست یابد ز کشتن رہا
 بداد و نبود آل سخن جایگیر
 سوم از جوان مردیش بگمان
 بدشتے کہ بر پیشیش آہو گشت
 از آنکس کہ با او نبرد از سود
 بساں یکے کوہ پولاد گشت
 چو جاں رفتہ گو یا بیاد رواں
 بہ پیش جہاں آفریں شد نخست
 نیایش ہی کرد تر چارہ ساز
 چنان یافت نیرو ز پروردگار
 ہی ہر دو پایش بدو در شدے
 دل او از آن آرزو دور بود
 ہزار ہی آرزو کرد آن
 کہ رفتن برہ بر تواند ہی ۵

بد انسان کہ از پاک یزدان بخواست
 چو باز آئینخان کار پیش آمدش
 یہ یزدان بنالیدہ کائے کردگار
 یہاں زور خواہم کر آنا ز کار
 بد و باز داد آئینخان کش بخواست
 وز آن آب خورشید بجائے نبرد
 یہی تاخت سہراب چوں سیل است
 گرازان و چوں شیر لغرہ زنان
 براں گو نہ رستم چو او را بدید
 ز سیکارش انداز با بر گرفت
 چو سہراب باز آمد اورا بدید
 چو نزدیک تر شد بد و بگریہ
 چنین گفت کائے رستہ از جنگ شیر
 چرا آمدی باز پیشم بگوئے
 ہمانا کہ از جان تو سیر آمدی
 دوبار ت اماں دادم از کارزار
 چنین داد پا سخ بد و پلین
 نگویند زینگو نہ مردان مرد
 ز نیر دے آن کوہ پیکر بکاست
 دل از بیم سہراب ریش آمدش
 بدیں کار این بندہ را پاسدار
 مراد آدمی اے پاک پروردگار
 بیغزوہ و در تن ہر آنچش بکاست
 پر اندیشہ بودش دل و رو زرد
 کند بیازو کمانے بدست
 سمندش جان و جہاں را کمان
 عجب مامد و روئے ہی بگریہ
 غمیں گشت وز و ماند اندر شکفت
 ز باد جوانی دلش بردمید
 مراورا بدان فرواں زور دید
 چرا آمدی باز نزد دم دلیر
 سوئے راستی خود نداری تو روئے
 کہ در جنگ شیراں دلیر آمدی
 بہ پیریت بخشیدم اے نامدار
 کہ اے نامور گرد لشکر شکن
 ہمانا جوانی ترا غرہ کرد

بہ بینی کز این پیر مرد دلیر چہ آید بروے تو اے نرہ شیر

کشتہ شدن سُہراب بدستِ رستم

وگر بارہ اسپاں بہ بستند سخت بسیر بر ہی گشت بدخواہ بخت
 بکشتی گرفتند نہادند سر گرفتند ہر دو دواں کمر
 غنیں گشت رستم بازید چنگ گرفت اُن سرو بال جنگی پلنگ
 خم آور دپشت دلاور جوان زمانہ سر آمد نبودش تو اُن
 زدش بر زمین بر بکر دار شیر بدالست کو ہم نہاند بزیر
 سبک تیغ تیز از سیاں بر کشید بر پور بیدار دل بر درید
 بہ پیچید از اُن پس یکے آہ کرد زینک و بد اندیشہ کوتاہ کرد
 بدو گفت کاین بر سن اُن رسید زمانہ بدست تو دادم کلید
 نشان داد مادر مرا از پدر ز مہر اندر آمد روانم بسیر
 ہی جستش تا بہ بینش رو چین جان بدادم دریں آرزو
 درینا کہ رنجم بیا مد بسیر ندیدم دریں ہیچ روے پدر
 کنون گر تو در آب ما ہی شوی ویا چوں شب اندر سیا ہی شوی
 وگر چوں ستارہ شوی بر سپہر پتری ز روئے زمین پاک مہر
 بخو اہد ہم از تو پدر کین من چو بید کہ خشت است بالین من
 از اُن ناداران گردن کشان کسے ہم برو سوے رستم نشان

کہ سہراب گشت است و افکندہ نور
 چو بشنید رستم سرش خیرہ گشت
 ہی بے تن و تاب و بے توش گشت
 پرسید از آن پس کہ آمد بہوش
 بگوتا چہ داری ز رستم نشان
 کہ رستم منم کم بانا و نام
 بزد لغرہ و خوش آمد بجوش
 چو سہراب رستم بد انسان بدید
 بدو گفت گر زانکہ رستم توئی
 زہر گو نہ بودم ترا رہنما
 کنون بند بکشائے از جو شتم
 بازوم بر مہرہ خود نگر
 چو بر خاست آواز کوس از درم
 ہی جانش از رفتن من سخت
 مرا گفت کاین از پذیر یادگار
 کنون کارگر شد کہ پیکار گشت
 چو بکشاد خفتان و آن مہرہ دید
 ہی گفت کائے کشتہ بردست من

ہی خواست کردن ترا خواستار
 جہاں پیش چشم اندرش تیرہ گشت
 بیقتاد از پائے و بہوش گشت
 بدو گفت بانالہ و با خروش
 کہ کم باد نامیش ز گردن کشان
 نشیناد بر ماتم پور سام
 ہی کند موی و ہمیزد خروش
 بیقتاد و ہوش از سرش بر پرید
 بکشتی مرا خیرہ بر بد خوئی
 بجنید یک ذرہ مہرت ز جائے
 بر ہنہ بہ ہیں این تن رو شتم
 بہ ہیں تا چہ دید این پسر از پدر
 بیاید پر از خون و ورخ مادرم
 یکے مہرہ بر بازوے من بہ بست
 پدر و بہ ہیں تاکے آید بکار
 پسر پیش چشم پدر خوار گشت
 ہی جامہ بر خویشتن بردید
 دلیر و ستودہ بہر انجمن

ہمی رنجت خون وہمی کند موے
 بدو گفت سہراب کیس بدتر لیت
 ازین خولیشن کشتن اکنون چه سود
 بے روز را داده بودم نوید
 بگفتم اگر زندہ بینم پدر کو
 چه دانستم اے پہلوے نامور
 درین دژ دلیرے بندہ مست
 بے زو نشان تو پر سیدہ ام
 جز آن بود کیسر سخنائے او
 چو گشتم ز گرفتار او نا آسید
 نشانے کہ بد داده مادر مرا
 چنینم نوشتہ بد اختر بسر
 چو برق آمدم رفتم اکنون چو باد
 سرش پر ز خاک و پرازاب روے
 باپ دو دیدہ نباید گریست
 چنین رفت و این بودنی کار بود
 بے کردہ بودم زہر در امید
 بگیتی منم یکے تاجور
 کہ باشد روانم بدست پدر
 گر فشار خم کند ہنست
 ہمسہ بد خیال تو در دیدہ ام
 از و باز ماندہ تی جائے او
 شدم لاجرم تیرہ روز سفید
 بدیدم نہ بد دیدہ باور مرا
 کہ من کشتہ گردم بدست پدر
 ببینو مگر ہنیت باز شاد

انتخاب از کلیات شیخ علی خرمین

در صفت مملکت بهشت نشان ایران

بهشت برین ست ایران زمین
 بهشت برین باد جاں را وطن
 بود تا با فلک تابنده بود
 کسے کو به بنیش بود دیده و
 زمین سرخوش از ابرنسیان اوست
 دماغ خرد از هوایش پرست
 نظر در تاشای آن بوم و بر
 هوایش می ناب هشیار دل
 خرد بزدلے گر بویرانہ اش
 کهن قلعه اش چو حصن فلک
 سوادش بود دیده روزگار
 گراز خرنالد گیہاں کم است
 فریدون یک از خوشه چینان او

بسطیش سلیمان شان را نگین
 مبادا نگین در کھنہ اہرمن
 ز بوم و برش چشم بد باد دور
 جہاں را صدق دانہ ایران گہر
 گہر خاک ریگ بیابان اوست
 ہم چشمہ ساران او کوثر است
 بود چشم یعقوب و روسے پسر
 کبابش غزالان چین و چگل
 کند دلہ ہی خاک مردانہ اش
 کبوتر نشان بہ بر جش ملک
 یک از خانہ زاداں او نوبہار
 کہ اصطخر او تخت گاہ جم است
 سلیمان ہم از خوش نشینان اوست

بود لرزه در کشور روم و روس ز روزیکه می کوفت کاؤس کوس
 کبکس کاخش ایوان کینسر و لیست کیس طاق او غرق کسر و لیست
 دهد بے ستونش زفر باد یاد و ههال کار پرواز عشق اوستاد
 بود غنچه لاله در حساب و بدامان الوند او آفتاب
 دهد جوے شیرش ز شیرین نشان شکر خیز خاکش بود اصفهان

در توصیف دارالسلطنت اصفهان

گرامی ترین عضو انسان دل است سواد جهان را صفایان دل است
 سمیر ز سینش به مینو زند و اساسش با فلاح پهلوزند
 مشام از شمیمش مروح نشان نمیش بفر دوس دامن نشان
 یک از دل افتاد گانش حرم ز گلخن نشینان کولیش ارم
 ز خاکش نخیزد غبار خطی که از سبزه دارد بهار خطی
 گذشت ست هر برج او از آسمان چو ستانه میخانه بس سرگراں
 فراں باره نظاره ماند زنگ فرازش سماک و نشیش سمک
 حصارے بود در حصارش سپهر یک ذره در عرصه اش ماه و مهر
 بدیدے اگر سد زاینده رود سکندر نخل از سد خویش بود
 اگر تر کند خضر از ان آب لب سکندر کند در دل خاک شب
 پیش کجه پیامے پایندگی است که هر چشمه اش چشمه زندگی است

طرب خیز خاکش رواں پرورد
 بہر کوچہ او دو صد کشورست
 ز خاک رہش سرمہ مردمک
 تماشاے ہر قصر عالیجناب
 بہر کلبہ ہر حجرہ و ہر رواق
 بچشیکہ سروش بود جلوہ گر
 گلش چوں بہار تماشا شود
 چنار ش کہ چوں صوفیاں ست
 ز تر میوہ ہائے لطافت شست
 جہان جوست آن خاک فیروزمند
 بہر گام او سلسبیلے سبیل
 اساتش نگرود ز دوران خراب
 ہوایش سیما و ماں پرورد
 کہ شہرے بہر خانہ او درست
 رو دیدہ روشنان فلک
 فلکندہ کلاہ از سر آفتاب
 ہمزونی و دلپذیریت طاق
 ز بالا بلند ان پیوشد نظر
 تماشا بعد شیوہ شیدا شود
 فشانند بکونین از وجد دست
 بباعش تو ان یافت کام از بہشت
 بود مصرور ہر دہش شہر بند
 بجا خشک ماند از ان خاک نیل
 گرفت ست گل عدل و داوش در آب

در صفت خاموشی گوید

ترا تا نباشد گرامیائے
 نداری زبان سخن گتری
 بگفتار ضایع مکن خویش را
 حزمین را چہ گفتار در شان بست
 بہ از خاموشی نیست پیرایہ
 چرا مستمع را جگر مے خوری
 مشوراں دل حکمت اندیش را
 سخن کار کلک زبان داں لبست

خمش کن که گوهر شناسنده نیست بهائے خذف ریزه و در کیفیت
 سرانیده خواهد نیو شنده تو بهوده تا چند کوشنده
 زدا شده کم گفتن اکنون نکوست جہاں پر ز نادان بسیار گوست
 گذشتند یاران سخی گراے چور هر و نہ بینی مجنباں در اے
 نهفتن سخن را ز نا بجز دان
 صوابست کمشائے بیجا زبان

انتخاب از منو مولانا روم

اخلاص عمل

از علی آموز اخلاص عمل شیر حق را دان مظهر از دغل
 در عزابر پہلوانے دست یافت زود شمشیری بر آورد و شتافت
 تاجدار کرد اندش سر از بدن او ز غصہ زد بر و آب دین
 چون خوی انداخت بر روی علی افتخار هر بنی و هر ولی
 ذوالفقار انداخت از دست توست ترک قلمش کرد و شہ از ذوق مست
 گشت حیران آن مبارز زین عمل از نمودن عفو و رحمت بیمیل
 گفت بر من تیغ تیز افراشتی از چه افکندی چرا بگذاشتی

گفت من تیغ از پے حق سیز نم
بندہ حقم نہ مامور تسم
شیر حقم نیستم شیر ہوا
فعل من بردین من باشد گوا

انتخاب از مثنوی تحفۃ الاحرار ملا عبد الرحمن جامی

محویت

شیر خدا شاہ ولایت علی	صیقل شرک خفی و جلی
روز احد چون صفت ہيجا گرفت	تیر مخالف بہ تمش جا گرفت
غنچہ پیکان نہ گل او نہفت	صد گل راحت ز گل او شکفت
روے عبادت سوے محراب کرد	پشت برا و بر سرا صحاب کرد
خنجر الماس چو بیند آخت	چاک بہ تن شکل گل انداختند
غرق بخون غنچہ ز نگار گون	آمد ازان گلشن رخشان برون
گلگل خوش بمصلا چکید	گفت چو فارغ ز نماز آن بدید
این ہمہ گل چسیت تہ پائے من	ساخہ گلزار مصلاے من
صورت حالش چو شود بدر باز	گفت کہ سو گند بدانایے راز
کز الم زخم ندارم خبر	گر چہ ز من نیست خبر دار تر
طائر من سدرہ نشین شد چہ پاک	گر چہ شدم تن چو قفس چاک چاک
جامی از لالش تن پاک شو	در قدم پاک رواں خاک شو

انتخاب از منظومات جدیده ایران

تشویق علم

هر آنکوار دل و جان ساعی فن و هنر گردد
 باندک فرصتی از علم و عرفان بهره ور گردد
 نهال قاستی که خور دآب از چشمه عرفان
 یقین در عرصه گیتی چو نخل پرثمر گردد
 هر آن طفله سعادت مند شامل در سمارند
 بود آنکه او بهتر و با مثل پدر گردد
 تو اے این وطن این کیسای علم حاصل کن
 که از وے این مس قلب وجودت همچو زر گردد
 نشان نخل سبز در مزرع دل اے عزیز من
 که تا او سایه انگن در وطن بانج و بر گردد
 جهالت خنطه باشد بکن از مزرعت دورش
 نشان نخل سبز کز دی دبانت پر شکر گردد
 صفای صیقل عرفان نازک جهالت را
 که لوح سینه ات را نوار ایمان بشیر گردد
 باب معرفت جانا اگر دایم وضو سازی
 بنیشت خلق عالم حسن خلقت خوب تر گردد

کے رادر جہاں گر بہرہ از علم و حکمت نیست
 چو حیوان باشد او کز وصف انسان دور گرد
 باصلاح وطن ہر کو بخواند نسخہ دانش
 گماں کے می برم او باخبر از خیر و شر گرد
 باخبار وطن دایم عفو رسی لشکر کن شمرت
 مگر روزے قبول خاطر اہل نظر گرد

حسن اخلاق

اے برادر نکستہ بیگو میت گیرش بگوش
 بار یاء طاعت مکن کز ایس عبادت بتر
 گر تزار بجے رسد یا غم رضادہ بر قضا
 شکر گو بر نعمت ایماں و بر رزق حلال
 چشم خود را پوش از عیب و گناہ مردمان
 حاجت خود را چو آرو با تو کس بہر خدا
 باش یکیشادہ چین و نیک خلق و جو دگیش
 وعدہ چیزے مکن با کس چو کردی لاجرم
 چون روی در صفحہ اندر مقام خود نشین
 دور باش از مردم گندم نمائے جو فروش
 بر در حق تو بہ و عجز و نیاز می فروش
 نفع نبود کر کنی ہر چند فریاد و خر و ش
 رزق را در راہ حق چیزے بدہ چیز نبوش
 تا ترا بخشد خداے جرم بخش عیب پوش
 و را دے حاجتس با قدرتت باشد بگوش
 خاصہ با حباب دائم نمکسار و گرم جوش
 چون تازہ فرض کش بار و فائش را بدوش
 تا پیرسد از تو کس باش از سنگدوی خموش

گر دچار جاہلی گردی سلاش گوی دلس
ہرچہ گوید در جواب حرف او ساز گویش
بگذر دامن فراہم کردہ از آب و لجن
ہر کہ آید ور دگارش دادہ باشد عقل و ہوش
ہر کہ اشیر احمد اتوفیق حق باشد نصیب
ایں نصیحت میرسد گوش دلش را از سر و

سہ برادر

ماسہ گلچہر و سرو قد لہریم
مازیک مادر و زیک پدریم
بیل نغمہ خوان یک گلشن
نوگل شاخسار یک شجریم
گلشن حسن را مہین گلبن
شجر عشق را بہین شمریم
ہر یکے میوہ دل مادر
ہر یکے نور دیدہ پدریم
ماہ تابان آسمان ادب
شمع رختان محفل ہنریم
گرچہ استادہ ایم پھلوی ہم
روز پیکار پشت یکد گریم
این بششیر و آن نبوک قلم
مصدر کار و منشاء اثریم
چوں ثریا گسی بجای مقیم
گاہ چوں افتاب در سفریم
ماہ رفعت و غائب آئیم
ایں سیان چوں ستارہ سحریم
چشم زخم زمانہ دوراز ما
ماسہ تن پہلوان ناموریم
مابدست ہنر سہ انگشتیم
دھن خصم را یکے شستیم

ترانہ وطن

سرسبز کن از سی تو سحرے وطن را اگر میل بی صورت زیبای وطن را
 امروز بکن خدمت فردے وطن را از فکر مکن دور تو سودے وطن را
 زیرا وطن چشم بگردار تو دارد
 دارد بے اسید چو غنچوار تو دارد
 بہبودی این خاک معلق بہن و تست آبادی وے جملہ معلق بہن و تست
 آرے کہ ہمیں حرف محقق بہن و تست بار خست اگر گشت موفقی بہن و تست
 چوں باعث آبادی اینجاسن و توئم
 باید کہ رہ خوبی اورا ہمہ جوئیم
 اغیار نگر باب فنون جملہ کشودند کشف ہم و غار بسی اشیاء بنودند
 ظاہر ز ہمہ گوے سعادت بر بودند بنگر کہ چہ کردند چہ آخر بنودند
 از کوشش خود طابہوا جملہ پریدند
 رفتند بسر منزل مقصود رسیدند
 گلزار کن از کوشش خود خاک وطن را شہرہ پیش بہار وے چین را
 آور تو میان وطن صفت و فن را گویم شنو از من تو ہمیں جملہ سخن را
 بر سر تو خیال رہ بہبود وطن کن
 از بہر وطن کار تو چو اہل زمین کن

آفتاب عالمتاب

صبح شد. خواهد برآمد آفتاب
 نیز در جائے بلندے کن قیام
 کن نگہ در گنبد نیلو فری
 رو بمشرقی ساعتے استادہ باش
 اولایک گوے زرین سرزند
 اندک اندک پرضیاگرد دجہاں
 لطفنا بر خاک ظلمانی کنند
 گلبن وزرع و نخیل و مرغزار
 گر نتابد آفتاب پڑضرب
 بسکہ آفتادست از مادور تر
 چون زمیں طوفے کند برگرداں
 چرخ دیگر می زند برخور زمین
 تو ہی بینی کہ پلوید آفتاب
 دیدہ سیال و بگیں رخت خواب
 بر فراز کوکے یا طراف بام
 تا تماشا شائے غریبے بگری
 جلوہ خورشید را آمادہ باش
 بعد از ان خط شعاع درزند
 بر دبحر و کوہ و دشت و آسمان
 روشنی و گرمی از زانی کنند
 ہر یکے از فیض او پربگ بار
 نے پر کاچے بیابی نے گی
 قرص خور کو چاک نماید در نظر
 عرصہ سالے ہینگر دو عیاں
 تا پدید آید شب و روزے چنین
 فہم کن خود و اثر گوں است احباب

رباعیات

شیخ علی حنین

یاراے زبان کو کہ شنائے تو کنم تو صیف کمال کبریاے تو کنم
چیزے بہ بساط ماتہیدستان نیست جانے کہ تو دادہ فداے تو کنم

نظری

صبح است خروش ببلان می آید بر خیز کہ سنگ در فغاں می آید
این ناله مرغان سحر پیغام است کہ بیداراں بختگان می آید
امامی خلجانی

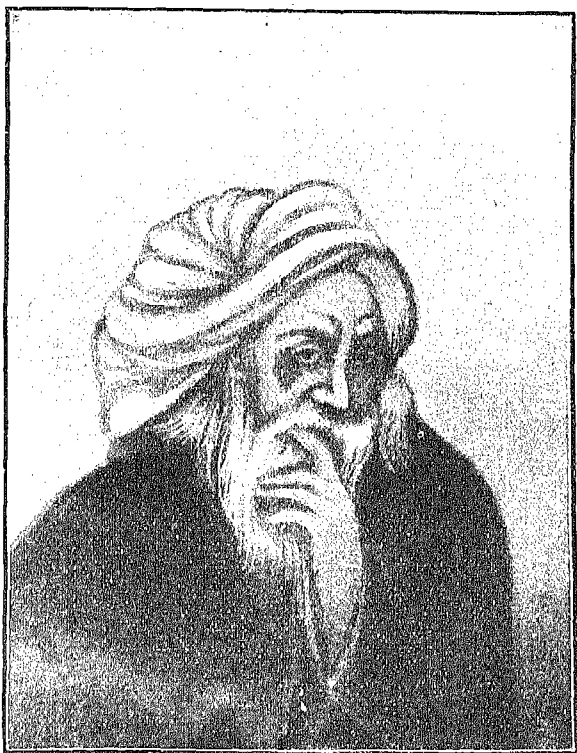
با خلق خدا سخن بشیرینی کن اظهار نیاز و عجز و مسکینی کن
تا بر سر دیدہ جاودہندت مردم چون مردم دیدہ ترک خود بینی کن

مثنیٰ

گر بہر قاہ قلق کوشی مردی در جوش غضب گر خروشی مردی
مردی نہ بود پوشش خفتان در جنگ عیب و گران اگر بهوشی مردی

سعدی

از دست مدہ صورت احسان پدر تا بر خوری از عمر ز فرمان پدر
جان پدرت دران جهان می گوید ز نہار کن خلاف اے جان پدر



عہدِ خیام

عمر ختم

(۱)

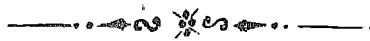
بیگانه اگر وفا کند خویش من است و رنج خویش جفا کند بداندیش من است
گر ز هر موافقت کند تریاق است و ز نوش مخالفت کند نیش من است

(۲)

گر روی زمین بجلد اباد کنی چندان نبود که خاطرے شاد کنی
گر بنده کنی بلطف آزاد کنی بهتر که هزار بنده آزاد کنی

(۳)

من بنده عاصم رضای تو کجا هستم؟ تاریک دلم نور صفای تو کجا است؟
مارا تو بهشت اگر بطاعت بخشی این مزد بود لطف و عطاے تو کجا؟



کافہ کتاب ۲۰ × ۳۰ = ۲۸ پونڈ و ہایٹ پرنٹنگ
 کاغذ کور ۲۰ × ۳۰ = ۶۰ پونڈ

باہتمام پرنٹ بشمس راتھ بھارگو۔ اسٹینڈرڈ پریس آلہ آباد میں چھپا

CALL No. { 191550L } ACC. No. 14210
ن ۲۹۹ ف

AUTHOR _____

TITLE _____
نصاب فارسی

191550L
ن ۲۹۹ ف
14210
نصاب فارسی

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

